اس کتاب کے آٹھ نسخے کے طالب کے لیئے محصول ڈاک معاف

فهل ينظرون الا الساعة ان تأتيهم بغتة فقد جاء اشراطها (القتال)

[illegible]

علاماتِ قیامت

جس کو

عمدة المفسرین، سند المحدثین مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
نے آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے مع اسناد بزبان فارسی تحریر فرمایا تھا
(جو قیامت نامہ کے نام سے مشہور ہے)

Barister

اور جس کو

مولوی نور محمد صاحب (مولوی فاضل ومنشی فاضل) نے زمانہ کی
ضرورتوں پر لحاظ کرکے اپنے ملکی بھائیوں کے لیئے بے کم وکاست اُردو زبان
میں بامحاورہ ترجمہ کیا اور درحقیقت اس سے بڑھکر نہایت صحیح ومستند آثار قیامت
کسی سالہ میں یکجائی مل بھی نہیں سکتے ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق
یکم فروری ۱۹۱۵ء

ملنے کا پتہ نور محمد کٹرہ بڑیاں دہلی

تمام حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں۔

مطبوعہ [illegible] پرنٹنگ ورکس دہلی باہتمام لالہ [illegible] پرنٹر

قیمت ۳ر

تفسیر موضح القرآن اردو کامل از شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی قیمت ۲ر

تفسیر سورہ یوسف منظوم اردو ۵ر

الفاروق اردو مصنف شمس العلما مولوی شبلی نعمانی اسمیں حضرت عمرؓ کے تمام فتوحات وایجادات بالتفصیل وتحقیق مذکور ہیں ۸ر

طلب صادق اردو خدا کے وجود کے دلائل عقلی اور عقل انسانی کی کوتاہی علم کے حدوث وقدم خدا کے متعدد ہونیکا بطلان۔ اسکی عطا وغیر رضا کا معلوم کرنا۔ اسباب کا عدم احتیاج ارکان رسالت تحقیق مذاہب ہنود وغیرہ کے پیشوا اور پیغمبر تھے یا نہیں انکے اقوال وافعال اس کتاب میں مضامین مذکورہ کے متعلق فلسفہ وسائنس کی رو سے دلچسپ بحث کی گئی ہے۔

دہریت کی بیخ کنی کردیگئی ہے قیمت ۶ر

مجموعہ واقدی اردو اسکے چار حصے ہیں مغازی رسول فتوح الشام فتوح المصر وفتوح العجم یعنی حضور صلعم کے عہد مسعود سے لیکر خلفاء راشدینؓ کے زمانہ سعادت کے اختتام تک کل فتوحات وواقعات اسمیں مذکور ہیں بڑی ضخیم کتاب ہے قیمت ۱ع

تحفۃ الہند اردو اسمیں ہندو مذہب کی تردید عقلاً ونقلاً نہایت زبردست دلائل ہو گئی ہے قیمت ۸ر

فتاوی شاہ عبدالعزیز اردو کامل در دو جلد ۸ر

رکن الدین اردو اس میں فقہ کے مسائل سوال وجواب کے طرز پر درج ہیں قیمت ۸ر

ترمذی شریف مترجم۔ اردو کامل قیمت ۱ع

اصلاح رسوم اردو۔ از مولوی اشرف علی صاحب اسمیں رسوم بد ونیک کی مکمل تشریح ہے قیمت ۲ر

تجہیز وتکفین کے مسائل اردو قیمت ۳ر

تذکرہ اولیائے ہند اردو عہ

ایضاً فارسی ۱۲ر

امداد اللہ العظیم اردو اسمیں حضور صلعم کے حالات عالم ارواح سے لیکر پیدائش ورسالت ووفات تک مذکور ہیں ۱ر

تاریخ سلطنت عثمانیہ اسمیں سلطان عثمان بانی سلطنت عثمانیہ سے لیکر دوم تاجداروں کے واقعات مفصل اور دلچسپ حسن تصاویر کیساتھ مذکور ہیں جسکے دیکھنے سے عثمانیہ سلطنت کی گذشتہ چھ سو سالہ عظمت کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے قیمت عہ

منفذ العرفان ترجمہ تکمیل الایمان مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ عقائد میں بے نظیر کتاب ہے ۵ر

مناہج النبوت ترجمہ مدارج النبوۃ ع

آثار الصنادید۔ اسمیں دہلی کے تاریخی حالات ومشہور مقامات کا تفصیل کیساتھ بیان ہے مع تصاویر قیمت ۱۲ر

نور جہاں وجہانگیر کے مفصل حالات وواقعات باتصویر صفحہ ۳۲۸ قیمت عہ

گنجینہ معرفت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت مصنفہ امام غزالی ؒ قیمت ۱ع

مذاق العارفین۔ ترجمہ اردو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی قیمت ۔ ۱ع

انوار ساطعہ فی اثبات مولود وفاتحہ از مولوی عبدالسمیع صاحب مرحوم خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ ۱۲ر

عقد الجید۔ از مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ایک کالم میں اصل عبارت دوسرے میں اسکا فصیح اردو ترجمہ ہے اسمیں الکلام اجتہاد والتقلید کا مفصل بیان ہے ۷ر

فصوص الحکم اردو ترجمہ کتاب شیخ محی الدین عربی تصوف میں لاجواب کتاب ہے قیمت عہ

سوانح عمری حضرت بو علی قلندر المعروف بہ شرف الدین ۳ر

مجموعہ فتاوی مولوی عبدالحی صاحب کامل در سہ جلد اردو تمام مسائل کا حاوی ہے ۲ر

بہشتی زیور اردو۔ از مولوی اشرف علی صاحب اسمیں تمام احکام اسلام مذکور ہیں گیارہ حصوں پر منقسم ہے قیمت دس حصے کے واسطے فی حصہ ۳ر اور گیارہویں حصہ کی قیمت ۷ر

معیار التصوف جسمیں اصل تصوف ۱ر

اس کتاب کے آٹھ نسخے کے طالب کیلئے محصولڈاک معاف | جملہ کتب کی فہرست کلاں ۱ر ٹکٹ آنے پر بلاقیمت روانہ ہو

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۳	قیامت کی پہلی علامت
″	تقسیم علامات
۴	بادشاہ روم کی عیسائیوں سے لڑائی
″	عیسائیوں کا قسطنطنیہ پر قبضہ
″	بادشاہ روم کی شہادت
″	ملک شام پر عیسائیوں کا قبضہ
۵	امام مہدیؑ کا ظہور
″	خراسان سے آپ کی فوجی مدد
۶	امام مہدی کی فوجی تیاریاں
″	عیسائی افواج کا ملک شام میں اجتماع
۷	امام مہدی کی فتح
″	عیسائی افواج کی تباہی
″	دجال کا خروج
۸	دجال کی شرارت
۹	دجال سے مناظرہ
۱۰	نزول عیسیٰ علیہ السلام وقتل دجال
۱۱	امام مہدی وحضرت عیسیٰ کا دورہ
۱۲	امام مہدیؑ کی وفات۔ یاجوج ماجوج کا خروج
۱۳	ذکر سکندر ذوالقرنین۔ قوم یاجوج ماجوج کی ہلاکت
۱۴	عیسیٰ کی وفات حضرت جہجاہ کی خلافت مشرق و مغرب میں خسف
۱۵	آفتاب کا مغرب سے طلوع دابۃ الارض کا ظہور
۱۶	جنوب کیطرف سے ہوا کا چلنا اور آگ کا نمودار ہونا۔

صفحہ	مضمون
۱۷	نفخ صور
″	ابلیس کی ہلاکت
۱۸	ارواح کا اجسام میں دخلہ
۱۹	احوال مقام حشر و گرمی آفتاب
۲۰	انبیا علیہم السلام کا عذر
۲۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر میں
۲۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں
۲۵	تجلیات الہی کا نزول۔
۲۶	خداوند کا اپنے بندوں سے ارشاد
″	دوزخ اور جنت کے حاضر کرنے کا حکم
۲۷	قیامت کے دن اعمال
۲۸	کفار کا اپنے اعضا پر طعنہ
۲۹	حضرت نوحؑ سے طلب شہادت
۳۰	حضرت آدمؑ و تقسیم اہل جنت و دوزخ
۳۱	ابلیس کا اہل جہنم سے خطاب
۳۲	اہل جہنم کے اجسام اور ان کی غذائیں
۳۳	حشر کے دن اہل ایمان کی حالت
۳۵	اعمال کا حساب
۳۸	منافقین وبددین لوگوں کی بدحالی
۴۱	اہل دوزخ واہل جنت کی باہم گفتگو
۴۲	موت کی ہلاکت۔ جنت کے نعیم ولذات
۴۵	جنتیوں کے نام
	اہل جنت کے قدوقامت
	دیدار الٰہی

ملنے کا پتہ نور محمد کٹرہ بڑیان دہلی نمبر ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ علٰے عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰے

زمانے کا انقلاب اور اُس کی الٹ پھیر بھی قابل دید ہے ایک وہ زمانہ تھا جسمیں ہم مسلمانوں کا اوڑھنا بچھونا عربی زبان تھا کیونکہ ہمارا قرآن مجید عربی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عربی پیغمبر کی ہدایات وارشادات سب عربی زبان میں تھے پھر جب لوگ عرب سے نکلکر مختلف بلاد اور مختلف مقامات میں منتشر ہوگئے تو اختلاف بلاد کے ساتھ اختلاف زبان کا ہونا لازمی امر تھا ہی چنانچہ ہم لوگ مختلف زبانیں استعمال کرنے لگے مگر سب زبانوں میں عربی کے بعد جو عروج فارسی زبان نے پایا وہ کسی کو نصیب نہیں ہوا تمام مذہبی اور دینی کتابیں فارسی زبان کے سانچوں میں ڈھل ڈھل کر شائع ہونے لگیں اور مذہب اسلام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ فارسی زبان میں جمع ہوگیا اب وہ زمانہ آیا جسمیں اردو نے ترقی کی لہذا الضرورت زمانہ مذہبی کتابیں عربی اور فارسی سے اردو کے قالب میں ڈھلنے لگیں دہلی کے نامور مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے رفاہ عام کیلئے بہت سی کتابیں فارسی میں تصنیف فرمائیں جو اردو میں ترجمہ ہوکر شائع ہوچکی۔ انکی ایک کتاب قیامت نامہ فارسی جسکے مضامین کی بنیاد آیات قرآنیہ واحادیث پر ہے میری نظر سے گذرا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ابھی تک اس کا اردو ترجمہ نہیں ہوا پس میں نے تبرکاً اور افادۃً للعوام اس کا اردو میں ترجمہ کردیا خدائے تعالے مقبول فرمائے۔ العبد نور محمد وَفَّقَهُ اللهُ التَّزَوُّدَ لِغَدٍ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خدائے بزرگ وبرتر کا لاکھ لاکھ شکر ہو کہ اس نے اپنی ظاہری وباطنی بیشمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا کہ جنمیں سب سے افضل حضور سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت ہو کہ آپ ہمکو قیامت اور اُسکے احوال مثلاً حشر حساب جنت دوزخ وغیرہ سے آگاہ کریں پس آنحضرت صلعم نے ہمکو وہاں کی شقاوت سے نجات اور تحصیل سعادت کے اسباب بتائے اور قیامت کو علامات صغریٰ وکبریٰ کے ذریعہ سے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرماکر ہم پر روشن کردیا یہ فقیر رفیع الدین تحریر کرتا ہے کہ ایک مرتبہ خاندان تیموریہ کے اولوالعزم وذی علم امرا کی مجلس میں قیامت کی بابت جو کچھ میرے دل میں حاضر تھا بیان کررہا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ اگر یہ مذکور قلمبند کردیا جائے تو نہایت مفید ثابت ہوگا پس حسب فرمایش میں نے اُس کے متعلق کچھ لکھا تو دیگر اصحاب نے بھی اس مذکور کے مسطور ہونے میں تاکید کی لہذا تحریر ہوتا ہی

قیامت کی علامتوں میں سے سب سے پہلی علامت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود سراپا مسعود اور وفات ہے کیونکہ آپ کے پیدا ہونے کے بعد کمالات میں سے سب سے بہترین کمال جو نبوت و رسالت ہے دنیا سے منقطع ہوا۔ اور آپ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے آسمانی وحی اور خبر کا سلسلہ دنیا سے موقوف ہوا آپ پر جہاد کے حکم کی تکمیل ہوئی[ا] تاکہ زمین کو مفسدوں سے پاک کردیں۔ یہ سب قیامت کی نشانیاں ہیں حضور نے قیامت کی بہت سی علامتیں بیان فرمائی ہیں جو دو قسم پر منقسم ہیں **اول علامات صغریٰ** جو آپکی وفات سے حضرت امام مہدی کے ظہور تک وجود میں آئینگی **دوم علامات کبریٰ** جو حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور سے نفخ صور تک وجود میں آتی رہینگی۔ اور آغاز قیامت یہیں سے ہوگا۔ قیامت کی **علامات صغریٰ** کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت[۲] ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکام زمین و ملک کے لگان و محصول کو اپنی ذاتی دولت بنالیں (یعنی اسکو مصرف شرعی میں خرچ نکریں) زکوٰۃ بطور تاوان وصول کریں۔ لوگ امانت کو مال غنیمت کی طرح (جو کفار سے جہاد میں حاصل کیا جاتا ہے) حلال وطیب سمجھیں۔ شوہر اپنی بیوی کی بیجا اطاعت کرے۔ اولاد والدین کی نافرمانی اور بدلوگوں سے دوستی کرے۔ علم دین حصول دنیا کی غرض سے سیکھا جاوے۔ ہر قبیلہ و قوم میں ایسے لوگ سردار بن جاویں جو انمیں سب سے زیادہ کمینے بدخلق لالچی ہوں۔ انتظامات ایسے اشخاص کے سپرد کیے جائیں جو اُن کے لایق نہوں۔ خوف ضرر کی وجہ سے ایسے آدمیوں کی تعظیم و تکریم کیجائے جو خلاف شرع ہوں۔ شراب خوری کھلم کھلا ہونے لگے۔ آلات لہو ولعب اور ناچ گانے کا رواج ہوجائے۔ زناکاری کی کثرت ہو امت کے پچھلے لوگ اگلوں[۳] پر لعنت وطعنہ زنی کرنے لگیں تو اس وقت جھکڑ کی نہایت سخت سُرخ رنگ کی آندھی اور دیگر علامات عذاب کے آنے کا انتظار کرو۔ جیسے زمین کا دھنسنا آسمان سے پتھروں کا برسنا صورتوں کا بدلجانا اس کے سوا اور علامات بھی اس طرح پے درپے ظہور پذیر ہونے لگیں گی۔

[ا] اگرچہ جہاد کا حکم تمام پیغمبروں میں چلا آتا تھا لیکن اس کی پوری تکمیل اور اچھے اصول پر بنیاد آپ ہی کے زمانہ میں پڑی۔ مترجم [۲] یہ حدیث ترمذی صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ اصح المطابع وغیرہ میں موجود ہے [۳] افسوس آجکل جو لوگ مقتدا بننے کی کوشش کرتے ہیں اگرچہ وہ خود کیسے ہی گندے لالچی۔ دنیا پرست بناوٹی اور مجموعہ اخلاق قبیحہ کیوں نہوں مگر دنیاوی مفاد وعزت یا سرکشی نفس امارہ کی بدولت قرون اولے کے مقبول و صادق مسلمانوں پر طعنہ زنی کو اپنی فضیلت اور ترفع خیال کرتے ہوئے عوام کے درمیان پھوٹ ڈالکر فَتَبُوْءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ کا مصداق بنتے ہیں اور اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا کے سچے مضمون کا اپنے تئیں نشانہ بناتے ہیں۔ مترجم

جیسے تسبیح کا ڈورا ٹوٹ کر اس کے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں

دیگر احادیث میں آیا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے لونڈیوں کی اولاد کی کثرت بے علم و بے ادب و نو دولت لوگوں کی حکومت۔ اغلام بازی۔ چپی بازی۔ مساجد میں کھیل کود۔ ملاقات کیوقت بجائے سلام کے گالی گلوج بکنا علوم (شرعیہ) کا کم ہونا جھوٹ کو ہنر سمجھنا۔ دلوں سے امانت و دیانت کا اٹھنا۔ فاسقوں کا علم سیکھنا۔ شرم حیا کا جاتا رہنا مسلمانوں پر کفاروں کا چاروں طرف سے ہجوم کرنا[لہ] ظلم کا اس قدر بڑھجانا کہ جس سے پناہ لینی مشکل ہو باطل مذاہب جھوٹی حدیثوں اور بدعتوں کا فروغ پانا ہی جب یہ تمام علامات و آثار نمایاں ہو جائیں تو عیسائی بہت سے ملکوں پر غلبہ کرکے قبضہ کرلینگے۔ پھر ایک مدت کے بعد عرب اور شام کے ملک میں ابو سفیان کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کریگا۔ اسکا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں جاری ہو جائیگا۔ اس اثنا میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ کے ساتھ جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہو گی۔ لڑنیوالا فرقہ قسطنطنیہ پر قبضہ کریگا۔ بادشاہ روم دار الخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں آجائیگا۔ اور عیسائیوں[لہ] کے مذکورہ فرقہ دوم کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فرقہ مخالف پر فتحمند ہو گی۔ دشمن کی شکست کے بعد فرقہ موافق میں سے ایک شخص بول اٹھیگا کہ صلیب غالب ہوئی اور اسی کی برکت کی وجہ سے فتح کی شکل دکھائی دی یہ سنکر اسلامی لشکر سے ایک شخص اس سے مارپیٹ کریگا اور کہیگا کہ نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اُسی کی برکت سے فتح نصیب ہوئی یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کیلئے پکارینگے کہ جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائیگی بادشاہ اسلام شہید ہو جائیگا۔ عیسائی ملک شام پر بھی قبضہ کرلینگے۔ اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائیگی۔

[لہ] ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے جبمیں کفار ایک دوسرے کو ممالک اسلامیہ پر قابض ہونے کیلئے اس طرح مدعو کرینگے جیسے کہ دسترخوان پر کھانے کے لئے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اسوقت ہماری تعداد قلیل ہو گی فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت کثرت سے ہوگے لیکن بالکل ایسے بے بنیاد جیسے رو کے سامنے خس و خاشاک اور تمہارا رعب و داب دشمنوں کے دل سے اٹھ جائیگا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑجائیگی۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور سستی کیا چیز ہو آپنے فرمایا کہ تم دنیا کو دوست رکھوگے اور موت سے خوف کروگے۔ اس حدیث کو ابو داؤد و امام احمد و بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہو اور صحیح ہو موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو دینی و دنیوی و اخلاقی امور میں قرون گذشتہ کے مسلمانوں کے قدم بہ قدم چلکر خدا اور رسول کے احکام نہایت ہی خلوص کے ساتھ پابند ہونا چاہئے۔ تاکہ یہ وہ بدترین مسلمان ثابت نہوں جو ان احادیث کے مصداق ہونگے تیجہ[لہ] یہ حدیث ابو داؤد میں موجود ہے

بقیہ السیف مسلمان مدینہ منورہ چلے آئینگے۔ عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہی) پھیل جائیگی اس وقت مسلمان اس تجسس میں ہونگے کہ حضرت امام مہدی کو تلاش کرنا چاہیئے تاکہ ان مصائب کے دفعیہ کے موجب ہوں۔ اور دشمن کے پنجہ سے نجات دلائیں حضرت امام مہدیؑ اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس بات کے ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کے انجام دہی کی تکلیف دیں مکہ معظمہ چلے جائینگے[۵] اس زمانے کے اولیاء کرام وابدال عظام آپ کی تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدیت کے جھوٹے دعوے کریں گے .... اور اس اثنا میں کہ مہدی رکن و مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہونگے۔ آدمیوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی۔ اور جبراً و کرہاً آپ سے بیعت کرے گی اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہ رمضان میں چاند و سورج کو گرہن لگ چکے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ ندا آئیگی ھٰذا خلیفۃ اللّٰہِ المھدی فَاسْتَمِعُوا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا۔ اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لینگے حضرت امام مہدیؑ سید اور اولاد فاطمہ زہراؓ میں سے ہیں آپ کا قد و قامت قدرے لانبا۔ بدن چست۔ رنگ کھلا ہوا۔ اور چہرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی مشابہ ہوگا۔ نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا صلعم سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے آپ کا اسم شریف محمد والد کا اسم مبارک عبداللہ والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے تنگ دل ہوکر کبھی کبھی ران پر ہاتھ مارتے ہونگے۔ آپ کا علم لدنی (خدا داد) ہوگا بیعت کے وقت عمر چالیس سال کی ہوگی خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظمہ چلی آئینگی شام۔ عراق اور یمن کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب کے بے انتہا آدمی آپکی افواج میں داخل ہو جائینگے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے جس کو رتاج الکعبہ کہتے ہیں نکالکر مسلمانوں پر تقسیم فرمائینگے۔ جب یہ خبر اسلامی دنیا میں منتشر ہوگی تو خراسان[۳] سے ایک شخص کہ جسکے لشکر کا مقدمۃ الجیش منصور نامی کے زیر کمان ہوگا ایک بہت بڑی فوج لیکر آپکی مدد کیلئے روانہ ہوگا جو رستہ میں ہی بہت سے عیسائیوں و بددینوں کا صفایا

---

[۱] ابوداؤد یہ حدیث صحیح ہے [۲] یہ حدیث بہ روایت ابوداؤد و مشکوٰۃ صفحہ ۲ ۴ مطبوعہ نظامی میں موجود ہے اور صحیح ہے [۳] ابوداؤد ......

کرونگا۔ وہ سفیانی (کہ جس کا ذکراو پر گذر چکا ہے) جو اہل بیت کا دشمن ہوگا جسکی ننھیال قوم بنو کلب ہوگی۔ حضرت امام مہدی کے مقابلہ کے واسطے فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں آکر پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اُسی جگہ اس فوج کے نیک و بدعقیدے والے سب کےسب دھنس جائینگے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے و عمل کے موافق ہوگا مگر ان میں سے صرف دو آدمی بچ جائینگے۔ ایک حضرت مہدیؑ کو اس واقعہ سے مطلع کرے گا اور دوسرا سفیانی کو افواج عرب کے اجتماع کا حال سنکر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے میں کوششیں کریں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوج کثیر لے کر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے (شام[1] میں) مجتمع ہوجائیں گے اُن کی فوج کے اس وقت ۸۰ جھنڈے[2] ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۸۴۰۰۰) سپاہ ہوگی۔ حضرت امام مہدیؑ مکہ سے کوچ فرماکر مدینہ منورہ پہونچیں گے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فارغ ہوکر شام کی جانب روانہ[3] ہوجائیں گے دمشق کے قرب وجوار میں عیسائیوں کی فوج سے آمنا سامنا ہوگا اسوقت حضرت مہدیؑ کی فوج کے تین گروہ ہوجائیں گے ایک گروہ نصاریٰ[4] کے خوف سے بھاگ جائیگا خداوند کریم اُن کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائیگا باقی ماندہ فوج میں سے کچھ تو شہید ہوکر بدر واحد کے شہدا کے مراتب کو پہونچیں گے اور کچھ بتوفیق ایزدی فتح یاب ہوکر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پالیں گے۔ حضرت مہدیؑ پھر دوسرے روز نصاریٰ کے مقابلے کے لئے نکلیں گے اس روز مسلمانوں کی ایک بڑی[5] جمعیت عہد کرلے گی کہ بغیر فتح یا موت کے میدان جنگ سے نہ پلٹیں گے۔ پس یہ کل کے کل شہید ہوجائیں گے حضرت امام مہدیؑ باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکرگاہ میں معاودت فرمائیں گے دوسرے دن پھر ایک جمعیت کثیر عہد کرلے گی۔

کہ موت یا فتح پس حضرت امام کے ہمراہ میدان کارزار میں آکر بڑی بہادری کے بعد جام شہادت نوش کرینگے شام کے وقت حضرت مہدیؑ تھوڑی سی جمعیت کیساتھ مراجعت فرمائینگے تیسرے روز اسیطرح ایک بڑی

[1] مسلم صفحہ ۳۹۳ انصاری [2] صحیح بخاری [3] صحیح مسلم [4] مسلم صفحہ ۳۹۱ انصاری [5] مسلم صفحہ ۳۹۲ انصاری

جماعت منہزم ہوکر بھیر شہید ہو جائیگی حضرت امام مہدیؑ جماعت قلیل کے ساتھ اپنی قیامگاہ میں واپس تشریف لے آئیں گے چوتھے روز حضرت مہدی رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لیکر جو مقدار میں بہت کم ہوگی دشمن سے نبرد آزما ہوں گے۔ اس دن خداوند کریم اُنکو **فتح مبین** عطا فرمائے گا عیسائی اس قدر قتل و غارت ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بوجائی رہیگی اور بے سر و سامان ہوکر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگیں گے مسلمان ان کا تعاقب کرکے بہتوں کو جہنم رسید کرینگے اس کے بعد حضرت مہدیؑ بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیر دل جانبازوں پر تقسیم فرمائینگے مگر اس مال[۱] سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس کی بدولت بہت سے خاندان و قبائل ایسے ہوں گے کہ جن میں فی صدی ایک ایک آدمی بچا ہوگا۔ بعدازاں حضرت امام مہدیؑ بلاد اسلام کے نظم و نسق اور فرائض حقوق العباد کے انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلاویں گے۔ اور ان مہمات سے فارغ ہوکر فتح قسطنطنیہ کے لئے کوچ فرمائینگے۔ بحیرہ روم کے ساحل پر پہونچکر قبیلہ نبو[۲] اسحاق کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کرکے اس شہر کی خلاصی کے لئے جس کو آجکل استنبول کہتے ہیں معین فرمائینگے جب یہ فصیل شہر کے نزدیک پہونچکر نعرہ اللہ اکبر بلند کرینگے تو اسکی فصیل نام خدا کی برکت سے منہدم ہو جائیگی۔ مسلمان بلا کرکے شہر میں داخل ہو جائینگے۔ سرکشوں کو قتل کرکے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کرینگے۔ ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ[۳] سال کا عرصہ گذریگا۔ امام مہدی ملک کے بندوبست ہی میں مصروف ہونگے کہ افواہ اڑیگی کہ دجال نے مسلمانوں پر تباہی ڈالی ہے اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی طرف مراجعت فرمائینگے۔ اور اس خبر کی تحقیق کے لئے پانچ یا نو سوار جنکے حق میں حضور سرور کائنات صلعم نے فرمایا ہے کہ میں ان کے ماں باپوں و قبائل کے نام اور اُن کے گھوڑوں کا رنگ جانتا[۴] ہوں وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہونگے لشکر کے آگے بھیجے بطور طلیعہ روانہ ہوکر معلوم کرلینگے کہ یہ افواہ غلط ہے پس امام مہدیؑ عجلت و شتابی کو چھوڑکر ملک کی خبرگیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائینگے ابھی کچھ عرصہ نہ گذریگا کہ دجال ظاہر ہو جائیگا۔ دجال قوم یہود میں سے ہوگا عوام میں اسکا لقب مسیح[۵]

۱ مسلم صفحہ ۳۹۲ مطبوعہ انصاری ۲ صحیح مسلم صفحہ ۳۹۶ انصاری ۳ صحیح مسلم ۳۹۶ انصاری ۴ صحیح بخاری صفحہ ۲۵۲ مجتبائی ۵ مسلم شریف

ہوگا۔ دائیں آنکھ[1] پھلی ہوگی۔ گھونگر والے بال ہونگے۔ سواری میں ایک بہت[2] بڑا گدہا ہوگا۔ اولاً اسکا ظہور ملک عراق وشام کے درمیان ہوگا جہاں **نبوت ورسالت کا دعوے** کرتا ہوگا پھر وہاں سے اصفہان[3] چلا جائیگا یہاں اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہونگے یہیں سے خدائی کا دعوے کرکے چاروں طرف فساد برپا کریگا۔ اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کرکے لوگوں سے اپنے تئیں خدا کہوائے[4] گا۔ لوگوں کی آزمایش کے لئے خداوند کریم اس سے بڑے خرق عادات ظاہر[5] کرائیگا۔ اس کی پیشانی پر لفظ (ک ف ر)[6] لکھا ہوگا جسکی شناخت صرف اہل ایمان کرسکیں گے اس کے ساتھ ایک آگ ہوگی جسکو دوزخ سے تعبیر کریگا اور ایک باغ جو جنت کے نام سے موسوم ہوگا مخالفین[7] کو آگ میں موافقین کو جنت میں ڈالیگا مگر وہ آگ درحقیقت باغ کے مانند ہوگی اور باغ آگ کی خاصیت رکھتا ہوگا۔ نیز اس کے پاس اشیائے[8] خوردنی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہوگا جس کو چاہیگا دیگا جب کوئی فرقہ[9] اس کی الوہیت کو تسلیم کریگا تو اس کے لئے اس کے حکم سے بارش برسے گی۔ اناج پیدا ہوگا۔ درخت پھلدار مویشی موٹے تازے اور شیر دار ہوجائینگے۔ جو فرقہ اس کی مخالفت کریگا تو اس سے اشیائے مذکورہ بند کردیگا۔ اور اسی قسم کی بہت سی ایذائیں مسلمانوں کو پہونچائیگا مگر خدا کے فضل سے مسلمانوں[10] کو تسبیح وتہلیل کھانے پینے کا کام دیگی۔ اس کے خروج سے پیشتر دو سال تک قحط رہ چکا ہوگا تیسرے[11] سال دوران قحط ہی میں اُسکا ظہور ہوگا۔ زمین کے مدفون[12] خزانے اس کے حکم سے اس کے ہمراہ ہوجائیں گے بعض آدمیوں سے کہیگا کہ میں تمہارے مردہ ماں باپوں کو زندہ کرتا ہوں تاکہ تم اس قدرت کو دیکھ کر میری خدائی کا یقین کرلو پس شیاطین کو حکم دے گا کہ زمین میں سے اُن کے ماں باپوں کی ہمشکل ہوکر نکلو۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرینگے اس کیفیت سے بہت سے ممالک پر اس کا گذر ہوگا یہاں تک کہ وہ جب سرحد یمن میں پہونچے اور بد دین لوگ بکثرت اسکے ساتھ ہوجائیں گے تو وہاں سے لوٹ کر مکہ معظمہ کے قریب مقیم ہوجائے گا۔ مگر بسبب محافظت

---

[1] صحیح بخاری صفحہ ۱۰۵۵ مجتبائی ومسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری [2] بیہقی [3] صحیح مسلم [4] صحیح مسلم [5] صحیح مسلم [6] بخاری صفحہ ۱۰۵۶ مجتبائی مسلم ۴۰۰ انصاری [7] صحیح مسلم وبخاری [8] صحیح بخاری ومسلم شریف [9] مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری [10] امام احمد ابوداؤد طیالسی اور یہ حدیث صحیح ہے [11] امام احمد ابوداؤد طیالسی [12] صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱ مطبوعہ انصاری

فرشتوں کے مکہ معظمہ[۱] میں داخل نہ ہوسکے گا پس وہاں سے مدینہ منورہ کا قصد کرے گا اُس وقت مدینہ کے سات[۲] دروازے ہوں گے ہر دروازے کی محافظت کے لیئے خداوند کریم دُو دُو فرشتے تعیین فرمایگا جن کے ڈر سے دجال کی فوج داخل شہر نہ ہوسکے گی۔ نیز مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آے گا جس کی وجہ سے بدعقیدے و منافق لوگ خائف ہوکر شہر سے نکلکر دجال کے پھندے میں گرفتار ہوجائیں گے اُس وقت مدینہ منورہ میں ایک بزرگ[۳] ہوں گے جو دجال سے مناظرہ کرنے کے لیئے نکلیں گے دجال کی فوج کے قریب پہونچکر اُن سے پوچھینگے کہ دجّال کہاں ہے وہ اُن کی گفتگو کو خلاف ادب سمجھکر قتل کرنے کا قصد کریں گے مگر بعض اُن میں کے قتل سے مانع ہونگے اور کہیں گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے اور تمہارے خدا (دجّال) نے منع کیا ہے کہ کسی کو بغیر اجازت کے قتل نہ کرنا۔ پس وہ دجال کے سامنے جاکر بیان کریں گے کہ ایک گستاخ شخص آیا ہے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔ دجّال اُن کو اپنے پاس بلائے گا جب وہ بزرگ دجال کے چہرے کو دیکھینگے تو فرمائیں گے میں نے تجھے پہچان لیا۔ تو وہی دجال ملعون ہے جسکی خبر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور تیری گمراہی کی حقیقت بیان فرمائی تھی دجال غصہ میں آکر کہیگا کہ اس کو آرے سے چیر دو۔ پس وہ آپ کے دو ٹکڑے کرکے دائیں بائیں جانب ڈال دیں گے پھر دجال خود ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان سے نکل کر لوگوں سے کہے گا اگر اب میں اس مردہ کو زندہ کردوں تو تم میری خدائی پر پورا یقین کرلو گے وہ کہیں گے ہم تو پہلے ہی آپکی الوہیت کا یقین کرچکے ہیں اور کسی قسم کا شک وشبہ دلمیں نہیں رکھتے ہاں اگر ایسا ہوجائے تو ہم کو مزید اطمینان ہوجائے گا۔ پس وہ اُن دونوں ٹکڑوں کو جمع کرکے زندہ ہونیکا حکم دیگا۔ چنانچہ وہ خدائے قدوس کی حکمت وارادے سے زندہ ہوکر کہیگا کہ اب تو مجھکو پورا یقین ہوگیا تو وہی مردود دجال ہے کہ جسکی ملعونیت کی خبر پیغمبر خدا صلعم نے دی تھی دجال جھنجھلاکر اپنے معتقدین کو حکم دیگا کہ اس کو ذبح کردو۔ پس وہ آپ کے حلق پر چھری پھیرینگے مگر اُس سے

---

[۱] صحیح مسلم و بخاری [۲] بخاری صفحہ ۱۰۳۵ مجتبائی [۳] یہ حدیث آخر تک مسلم شریف صفحہ ۴۰۲ انصاری میں آئی ہے۔

آپ کو کوئی ضرر نہ پہونچیگا۔ دجّال شرمندہ ہو کر ان بزرگ کو اپنی دوزخ میں جس کا ذکر اوپر گذر چکا ڈال دیگا مگر خداوند کریم کی قدرت سے وہ آپ کے حق میں برد و سلام ہو جائے گی اس کے بعد دجال کسی مردہ کے زندہ کرنے پر قدرت نہ پائیگا اور یہاں سے ملک شام کی جانب روانہ ہو جائیگا قبل اس کے کہ دمشق پہونچے حضرت امام مہدیؑ دمشق آچکے ہونگے اور جنگ کی پوری تیاری و ترتیب فوج کر چکے ہونگے۔ اور اسباب حرب و ضرب تقسیم کرتے ہوں گے کہ مؤذن عصر کی اذان دیگا لوگ نماز کی تیاری ہی میں ہوں گے کہ حضرت عیسےٰ[۵۱] دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ کیے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر جلوہ افروز ہو کر آواز دینگے کہ سلم یعنی سیڑھی لے آؤ پس سیڑھی حاضر کر دیجائیگی آپ اس کے ذریعہ سے فروکش ہو کر امام مہدی سے ملاقات فرمائینگے امام مہدی نہایت تواضع و خوش خلقی کے ساتھ آپ سے پیش[۵۲] آئینگے اور فرمائینگے یا نبی اللہ امامت کیجیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائینگے کہ امامت تمہیں کرو کیونکہ تمہارے بعض بعض کے لئے امام ہیں اور یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے حضرت عیسیٰؑ اقتدا کرینگے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰؑ سے کہیں گے یا نبی اللہ اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائینگے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہیگا میں تو صرف قتل دجّال کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔ رات امن و امان کے ساتھ بسر کر کے صبح کو امام مہدی فوج ظفر موج لیکر میدان کارزار میں تشریف لائینگے۔ حضرت عیسےٰ[۵۳] فرمائیں گے کہ میرے لئے گھوڑا و نیزہ لاؤ تاکہ اس ملعون کے شر سے زمین کو پاک کر دوں۔ پس حضرت عیسیٰ دجال پر اور اسلامی فوج اس کے لشکر پر حملہ آور ہو گی۔ نہایت خوفناک و گھمسان کی لڑائی شروع ہو جائیگی اسوقت دم[۵۴] عیسوی کی یہ خاصیت ہو گی کہ جہاں تک آپ کی نظر کی رسائی ہو گی وہیں تک یہ بھی پہونچیگا اور جس کافر تک آپ کا سانس پہونچیگا تو وہ وہیں نیست و نابود ہو جایا کرے گا دجال آپ کے مقابلہ سے بھاگے گا آپ اس کا تعاقب کرتے کرتے مقام لُدن[۵۵] میں جا لینگے

۵۱ مسلم صفحہ ۱۱ انصاری ۵۲ صحیح مسلم ۵۳ مسلم صفحہ ۴۰۴ انصاری ۵۵ لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ لُدن بضم لام و تشدید دال ملک شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے۔ مترجم۔

اور نیزے سے اُس کا کام تمام کرکے لوگوں پر اُس کی ہلاکت کا اظہار کریں گے کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسےٰ اُس کے قتل میں عجلت نہ کرتے تو بھی وہ آپ کے سانس سے اس طرح پگھلجاتا جیسے پانی میں نمک۔ اسلامی فوج دجال کے لشکر کے قتل وغارت کرنے میں مشغول ہو جائیگی۔ یہودیوں کو جو اس کے لشکر میں ہونگے کوئی چیز پناہ نہ دیگی۔ یہانتک کہ اگر بوقت شب[۵۱] کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں اُن میں سے کوئی پناہ گزین ہو تو وہ بھی آواز دیگا کہ اے خدا کے بندے دیکھ اس یہودی کو پکڑ اور قتل کر۔ مگر درخت غرقد اُن کو پناہ دیکر اخفائے حال کریگا زمین[۵۲] پر دجال کے شر و فساد کا زمانہ چالیس روز تک رہے گا کہ جن میں سے ایک دن ایک سال کے ایک ایک مہینہ کے اور ایک ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔ باقی ماندہ ایام معمولی دنوں کے برابر ہونگے بعض روایتوں میں ہے کہ دنوں کی درازی بھی دجال کے استدراج کی وجہ سے ہوگی کیونکہ وہ ملعون آفتاب کو حبس کرنا چاہیگا خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے اُس کی حسب مرضی آفتاب کو روک دیگا۔ اصحاب کرامؓ نے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو روز ایک سال کے برابر ہوگا اُسمیں ایک دن کی نماز پڑھنی چاہیئے یا سال بھر کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اندازہ و تخمینہ کر کے ایک سال ہی کی نماز ادا کرنی چاہیئے[۵۳] شیخ محی الدین ابن عربیؒ جو ارباب کشف و شہود کے محققین میں سے ہیں کہتے ہیں کہ اُس دن کی تصویر دلمیں یوں آتی ہے کہ آسمان پر ایک ابر محیط طاری ہوگا اور ضعیف وخفیف روشنی جو عموماً ایسے ایام میں ہوا کرتی ہے تاریکی محض سے مبدل نہ ہوگی اور آفتاب بھی نمایاں نہ ہوگا پس لوگ بموجب شرع اندازہ و تخمینہ سے اوقات نماز کے مکلف ہونگے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱؎ دجال کے فتنہ کے خاتمہ پر **حضرت امام مہدی و حضرت عیسےٰ** اُن شہروں میں کہ جن کو دجال نے تاخت و تاراج کردیا ہوگا دورہ فرمائیں گے۔ دجال سے تکلیف[۵۴] اُٹھائے ہوئے لوگوں کو خدا کے یہاں اجر عظیم ملنے کی خوشخبری دیکر دلاسا و تسلی دینگے۔ اور اپنی عنایات و نوازشات عامہ سے اُنکے دنیاوی نقصانات کی تلافی کرینگے۔ حضرت عیسےٰ قتل خنزیر[۵۵] شکست صلیب اور کفار

---

۵۱ صحیح مسلم و ابن ماجہ ۵۲ صحیح مسلم و ترمذی و بخاری ۵۳ ترمذی صفحہ ۳۲۵ اصح المطابع و صحیح مسلم ۵۴ مسلم صفحہ ۱۰۱ انصاری
۵۵ ترمذی صفحہ ۱۳۲۵ اصح المطابع و صحیح مسلم۔

سے جزیہ نہ قبول کرنے کے احکام صادر فرما کر تمام کفار کو اسلام کی طرف مدعو کرینگے خدا کے فضل وکرم سے کوئی کافر بلاد اسلام میں نہ رہے گا۔ تمام زمین حضرت امام مہدی کے عدل وانصاف کے چمکاروں سے منور وروشن ہو جائیگی۔ ظلم وبے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت وطاعت الٰہی میں سرگرم ومشغول ہونگے۔ آپ کی خلافت کی میعاد[۲] سات۔ آٹھ[۳] یا نو[۴] سال ہوگی واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنہ اور ملک کے انتظام میں آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ وجدل میں اور نواں سال حضرت عیسیٰ کی معیت میں گزریگا۔ اس حساب سے آپکی عمر ۴۹ سال کی ہوگی۔ بعدازاں حضرت امام مہدی کا وصال ہو جائیگا۔ حضرت عیسےٰ آپکے جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائینگے اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ کے ہاتھ میں آجائیں گے تمام مخلوق نہایت امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہوگی کہ خدا کی طرف سے آپ[۵] پر وحی نازل ہوگی کہ میں اپنے بندوں میں سے ایسے طاقتور بندوں کو ظاہر کرنے والا ہوں کہ کسی شخص کو اُن کے مقابلہ کی تاب نہ ہوگی پس میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لیجا تاکہ وہاں پناہ گزین ہو جائیں حضرت عیسیٰ کوہ طور کے قلعہ میں جو آجکل موجود ہے نزول فرما کر اسباب حرب وسامان رسد مہیا کرنے میں سرگرم ہوں گے کہ اس اثناء میں قوم یاجوج وماجوج سد سکندر کو توڑ کر ٹڈی دل کی طرح چاروں طرف پھیل جائینگے۔ سوائے مضبوط[۶] قلعہ کے کہیں اُن سے خلاصی کی صورت نہ ہوگی لوگوں کے قتل وغارت کرنے میں بالکل دریغ نہ کرینگے۔ یہ لوگ یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ اُن کا ملک انتہائے بلاد شمال بیرون ہفت اقلیم میں ہے اُن کے جانب شمال دریائے شور ہے کہ جس کا پانی شدت برودت کی وجہ سے اس قدر غلیظ ومنجمد ہے کہ جس میں جہاز رانی ناممکن ہے اُن کے شرقی وغربی اطراف میں دیواروں کی مانند دو بڑے بلند پہاڑ واقع ہیں جن میں آمد ورفت کا رستہ نہیں۔ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک کھائی تھی جسمیں سے یاجوج وماجوج نکل نکلکر ادھر کے لوگوں کو لوٹ لیا کرتے[۷] تھے کہ جس کو

---

[۱] ابوداؤد ترمذی [۲] حاکم [۳] ترمذی صفحہ ۴۴ ۳۲ اصح المطابع [۴] صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱ [۵] انصاری [۶] معالم التنزیل میں لکھا ہے اُنکے شر سے لوگ قلعوں میں پناہ گزین ہو جائیں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعوں میں اُنکی دسترس نہ ہوگی [۷] بخاری صفحہ ۵۶۱۰ مجتبائی۔

سکندر ذوالقرنین نے ایک ایسی آہنی دیوار سے کہ جسکی بلندی اُن دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہونچی ہے اور مٹائی، ہو گئی ہے بند کر دیا ہے پس وہ دن بھر نقب زنی اور توڑنے میں مصروف رہتے ہیں مگر رات کو خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے ویسا ہی کر دیتا ہے۔ جناب پیغمبر خدا صلعم کے وقت میں اسمیں اتنا سوراخ ہو گیا تھا کہ جتنا[1] انگوٹھے اور کلمہ کی اُنگلی کے درمیان حلقہ سے پیدا ہوتا ہے مگر ابھی تک اسقدر نہیں کہ آدمی نکل سکے جب اُنکے خروج کا وقت آئیگا تو یہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور وہ وہاں سے نکلیں گے[2] اُنکی تعداد اس قدر ہے کہ جب انکی اوّل جماعت بحیرۂ طبریہ[3] میں پہونچیگی تو اُس کو کل پانی پی پی کر خشک کردے گی۔ بحیرۂ طبریہ طبرستان میں ایک مربع جھیل ہے کہ جس کا پاٹ سات سات یا دس دس کوس تک ہے اور نہایت گہرا ہے جب پچھلی جماعت وہاں پہونچے گی تو کہیگی کہ شاید اسجگہ کبھی پانی ہوگا ظلم قتل غارت گری پردہ داری غذا دہی اور قید کرنے میں مشغول ہو جائینگے اسی کیفیت سے چلتے ہوئے جب مُلک شام[4] میں آئیں تو کہیں گے اب ہم نے زمین والوں کو تو نیست و نابود کر دیا چلو آسمان والوں کا بھی خاتمہ کر دیں پس آسمان پر تیر پھینکیں گے خداوند کریم اپنی قدرت سے ان کو خون آلودہ کر کے لوٹا دیگا یہ دیکھکر وہ بڑے خوش ہوں گے کہ اب تو ہمارے سوا کوئی نہیں رہا۔ اس فتنہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر غلہ کی اسقدر تنگی ہوگی کہ گائے کا کلہ[5] سو سو اشرفی تک ہو جائیگا۔ آخر حضرت عیسیٰ ع دعا کے لیے کھڑے ہوں گے آپ کے اصحاب آپکے پیچھے کھڑے ہو کر آمین کہیں گے پس خداوند کریم ایک قسم کی بیماری کہ جسکو عربی میں نغف کہتے ہیں نازل کرے گا یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو بھیڑ یا بکری کی ناک گردن میں نکلتا ہے اور طاعون کی طرح تھوڑی سی دیر میں ہلاک کر دیتا ہے پس قوم یاجوج و ماجوج اس مہلک مرض سے ایک ہی رات میں تباہ ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰ اس حال سے آگاہ ہو کر چند آدمیوں کو بیرون قلعہ تفتیش حال کے لیے بھیجیں گے۔ اور ان سڑی ہوئی لاشوں کی بدبو سے لوگوں کی زندگی مکدر ہوگی + اس مصیبت کے دفعیہ کی غرض سے حضرت عیسیٰ ع پھر معہ اپنے ساتھیوں کے دست بدعا ہوں گے تب خداوند تعالیٰ لمبی لمبی گردن اور جسم والوں جانوروں کو

[1] قولہ تعالیٰ حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ [2] مسلم صفحہ ۴۰۱ ۔ انصاری [3] مسلم صفحہ ۴۰۲ ۔ انصاری [4] مسلم شریف ۴۰۱ ۔ انصاری ۔

جن کو عربی میں عنقا کہتے ہیں بھیجیگا پس وہ جانور بعضوں کو تو کھا لینگے اور بعضوں کو مختلف جزیروں اور دریائے شور میں پھینک دین گے اور اُن کے خون وزرد آب سے زمین کو پاک کرنیکی غرض سے بہت بڑی بابرکت بارش ہوگی جو متواتر چالیس روز تک رہیگی جس سے کوئی پختہ وخام مکان بڑا خیمہ اور چھپر بغیر ٹپکے نہ رہیگا۔ اس بارش کیوجہ سے پیداوار نہایت ہی بابرکت و باافراط ہوگی یہاں تک کہ ایک سیر اناج اور ایک گائے و بکری کا دودھ ایک کنبہ کے لیے کافی ہوگا۔ تمام لوگ آرام وآسایش میں ہوں گے زندہ لوگ مردوں کی آرزو کرینگے۔ روئے زمین پر سوائے اہل ایمان کے اور کوئی نہ رہیگا کینہ وحسد لوگوں سے اُٹھ جائیگا سب احسان وطاعت وبندگی میں مصروف ہوجائیں گے۔ سانپ اور درندے لوگوں کو ایذا نہ پہونچائیں گے۔ قوم یاجوج وماجوج کی تلواروں کی نیام وکمانیں ایک عرصہ تک بطور ایندھن کام میں آئیں گی حالات مذکورہ بالا سات سال تک روبہ ترقی رہینگے اس کے بعد باوجود کثرت خیرات وطاعات کی خواہشات نفسانی قدرے ظہور پذیر ہونے لگیں گی یہ سب واقعات حضرت عیسیٰ کے عہد میں ہوں گے دنیا میں آپ کا قیام چالیس سال تک رہیگا۔ آپکا نکاح ہوگا اولاد پیدا ہوگی پھر آپ انتقال فرماکر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ میں مدفون ہوں گے۔ بعد ازاں قبیلہ قحطان میں سے ایک شخص مسمی جہجاہ باشندہ ملک یمن آپکے خلیفہ ہوں گے جو نہایت ہی عدل وانصاف کیساتھ اُمور خلافت کو انجام دینگے اُنکے بعد چند اور بادشاہ ہونگے جنکے عہد میں کفر وجہل کی رسوم عام ہوجائیگی اور علم بہت کم ہوجائیگا اسی اثنا میں ایک مکان مشرق میں دوسرا مغرب میں دھنس جائیگا جنمیں منکرین تقدیر ہلاک ہوجائینگے نیز اُنھیں دونوں میں ایک بڑا دھواں نمودار ہوکر زمین پر چھا جائیگا جس سے آدمی تنگ آجائیں گے مسلمان تو صرف ضعف دماغ وآواز وکدورت حواس وزکام میں مبتلا ہوں گے مگر منافقین وکفار ایسے بیہوش ہوجائیں گے کہ بعض ایکدن بعض دو بعض تین دن میں ہوشیار ہونگے یہ دھواں چالیس روز تک مسلسل رہیگا بعد

۱ہ مسلم صفحہ ۴۰۲ ۲ہ انصاری ۳ہ ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے ۴ہ کتاب الوفا ابن جوزی و مشکوٰۃ ۵ہ مسلم شریف
۶ہ بخاری ومسلم شریف ۷ہ صحیح مسلم ۸ہ ابوداؤد اور ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے ۹ہ صحیح مسلم۔

صاف ہو جائیگا۔ بعدہٗ ماہ ذی الحجہ میں یوم نحر کے بعد رات اس قدر لمبی ہو جائیگی کہ مسافر تنگدل بچے خواب سے بیدار۔ مویشی چراگاہ کیلئے بیقرار ہو جائینگے۔ یہاں تک کہ لوگ ہیبت و بے چینی کی وجہ سے نالہ وزاری شروع کر کے توبہ توبہ پکارینگے۔ آخر تین چار[1] رات کی مقدار کے برابر دراز ہونیکے بعد حالت اضطرابی میں آفتاب مانند چاند گرہن کے ایک قلیل روشنی کیساتھ جانب[2] **مغرب سے طلوع** ہوگا اسوقت تمام لوگ خدای قدوس کی وحدانیت کا اعتراف و اقرار کریں گے۔ مگر اسوقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا اس کے بعد اپنی معمولی روشنی و نورانیت کیساتھ مشرق سے طلوع ہوتا رہیگا۔

دوسرے روز لوگ اسی چرچہ و تذکرہ میں ہوں گے کہ کوہ صفا جو کعبہ کے شرقی جانب واقع ہے زلزلہ سے پھٹ جائیگا جس میں سے ایک **نادر شکل کا جانور** جسکے[3] خروج کی افواہ قبل ازیں دو مرتبہ ملک یمن و نجد میں مشتہر ہو چکی ہوگی برآمد ہوگا۔ بلحاظ شکل یہ حسب ذیل سات جانوروں سے مشابہت رکھتا ہوگا (۱) چہرے میں آدمی سے (۲) پاؤں میں اونٹ سے (۳) گردنمیں گھوڑے سے (۴) دُم میں بیل سے (۵) سرین میں ہرن سے (۶) سینگوں میں بارہ سینگھے سے (۷) ہاتھوں میں بندر سے اور نہایت فصیح اللسان ہوگا اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی تمام شہروں میں ایسی سرعت و تیزی کیساتھ دورہ کرے گا کہ کوئی فرد بشر اس کا پیچھا نہ کر سکے گا اور کوئی بھاگنے والا اس سے چھٹکارا نہ پا سکے گا ہر شخص پر نشان لگاتا جائیگا اگر وہ صاحب ایمان ہے تو حضرت موسیٰ کے عصا سے اس کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچ دیگا جسکی وجہ سے اُس کا تمام چہرہ منور ہو جائیگا۔ اگر صاحب ایمان نہ ہو تو حضرت سلیمان کی انگشتری سے اسکی ناک یا گردن پر سیاہ مُہر لگائیگا جس کے سبب سے اُس کا تمام چہرہ مکدر و بیرونق ہو جائیگا یہاں تک کہ اگر ایک دسترخوان پر چند آدمی جمع ہو جائیں تو ہر ایک کے کفر و ایمان میں بخوبی امتیاز ہو سکے گا اس جانور کا

آفتاب کا مغرب سے طلوع [illegible]

دابۃ الارض کا [illegible]

---

[1] تفسیر کمالین [2] چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ یہاں مراد لفظ بعض آیات سے آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا ہے جیسا کہ صحیحین میں آیا ہے [3] جیسا کہ سورہ نمل میں ہے۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْہِمْ اَخْرَجْنَا لَہُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُہُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ

نام دابۃ الارض ہے ۔ جو اس کام سے فارغ ہو کر غائب ہو جائیگا آفتاب کے مغرب سے طلوع اور دابۃ الارض کے ظہور سے نفخ صور تک ایکسو بیس سال کا عرصہ ہوگا ۔ دابۃ الارض کے غائب ہونے کے بعد جنوب کی طرف سے ایک نہایت فرحت افزا ہوا چلے گی جسکے سبب سے ہر صاحب ایمان کی بغل میں ایک پھوڑا پیدا ہوگا ۔ جسکے باعث افضل فاضل ہی فاضل ناقص سے ناقص فاسق سے پہلے بالترتیب مرنے شروع ہو جائینگے قرب قیامت کے وقت حیوانات جمادات ۔ چابک اور تسمہ پا وغیرہ کثرت کے ساتھ گویا ہوں گے ۔ جو گھروں کے احوال اور دیگر اُمور سے خبر دینگے ۔

جب تمام اہل ایمان اس جہان سے کوچ کر جائیں تو اہل حبش کا غلبہ ہوگا اور تمام ممالک میں اُنکی سلطنت پھیل جائیگی خانہ کعبہ کو ڈھا دینگے ۔ حج موقوف ہو جائیگا ۔ قرآن شریف دلوں ۔ زبانوں اور کاغذوں سے اُٹھا لیا جائے گا ۔ خداترسی حق شناسی ۔ خوف آخرت ۔ لوگوں کے دلوں سے معدوم ہو جائے گا شرم و حیا جاتی رہیگی ۔ بر سر راہ گدھوں اور کتوں کی طرح سے زنا کرینگے ۔ حکام کا ظلم وجہل اور رعایا کی ایک دوسرے پر دست درازی رفتہ رفتہ بڑھجائیگی پس دیہات ویران ہو جائینگے بڑے بڑے قصبے گاؤں کے مانند اور بڑے بڑے شہر معمولی قصبوں کے مانند ہو جائیں گے ۔ قحط وبا اور غارت گری کی آفتیں پے در پے نازل ہونے لگیں گی ۔ جماع زیادہ ہوگا ۔ اولاد کم ۔ رجحانیت الی الحق دلوں سے اُٹھ جائے گی ۔ جہالت اسقدر بڑھجائے گی کہ کوئی لفظ اللہ تک کہنے والا نہ رہیگا ۔ اس اثنا میں ملک شام میں امن وارزانی نسبتاً زیادہ ہوگی پس دیگر ممالک سے ہر قسم کے لوگ آفتوں سے تنگ آکر مع عیال واطفال کے ملک شام کیطرف چلنے شروع ہو جائیں گے کچھ عرصہ کے بعد ایک بہت بڑی آگ جنوب کی طرف سے نمودار ہو کر لوگوں پر بڑھیگی جس سے لوگ بے تحاشا بھاگینگے آگ ان کا تعاقب کریگی جب لوگ دوپہر کے وقت تھک تھکا کر پڑ جائیں تو آگ بھی ٹھہر جائیگی جب دھوپ تیز نکل آئے تو پھر اُنکا پیچھا کرے گی جب شام ہو جائے تو ٹھہر جائے گی اور آدمی بھی آرام لینگے صبح

۱ ترمذی ۲ صحیح بخاری ومسلم شریف ۳ صحیح بخاری ۴ مسلم ۵ صحیح بخاری ومسلم شریف ۶ صحیح مسلم وترمذی
۷ صحیح بخاری ومسلم ۸ صحیح بخاری ۔

ہوتے ہی آگ پھر تعاقب کریگی اور آدمی اُس سے بھاگیں گے اس طرح کرتے کرتے ملک شام تک پہونچا دے گی اس کے بعد آگ تو ٹکر غائب ہو جائیگی بعد ازان کچھ لوگ جب وطن اصلی کیوجہ سے اپنے ملکوں کی طرف روانہ ہوں گے مگر بحیثیت مجموعی بڑی آبادی ملک شام میں رہیگی قرب قیامت کی یہ آخری علامات ہیں اس کے بعد قیام قیامت کی اول علامت یہ ہے کہ لوگ تین چار سال تک غفلت میں پڑے رہینگے اور دنیاوی نعمتیں لہو ال اور شہوت رانیاں بکثرت ہو جائینگی کہ جمعہ کیدن جو یوم[۱] عاشورہ بھی ہوگا صبح ہوتے ہی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جائینگے کہ ناگاہ ایک باریک لمبی آواز آدمیوں کو سنائی دیگی یہی نفخ صور ہوگا تمام اطراف کے لوگ اُس کے سننے میں یکسان ہوں گے اور حیران ہوں گے کہ یہ آواز کیسی ہے کہاں سے آتی ہے پس رفتہ رفتہ یہ آواز مانند کڑک بجلی کے سخت وبلند ہوتی جائیگی۔ آدمیوں میں اُسکی وجہ سے بڑی بے چینی و بے قراری پھیل جائیگی جب وہ پوری سختی پر آجائے تو لوگ خوف وہیبت کیوجہ سے مرنے شروع ہو جائینگے زمین میں[۲] زلزلہ آئیگا جس کے ڈر سے لوگ گھروں کو چھوڑ کر میدانوں میں بھاگینگے اور[۳] وحشی جانور خائف ہو کر لوگوں کیطرف میل کرینگے زمین جا[۴] بجا شق ہو جائیگی سمندر اُبل کر[۵] قرب وجوار کے مواضعات پر چڑھ جائیں گے آگ بجھ جائیگی نہایت محکم و بلند[۶] پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تیز ہوا کے چلنے سے ریت کیطرح اُڑینگے۔ گرد و غبار کے اُٹھنے اور آندھیوں کے آنے کے سبب جہان تیرہ و تار ہو جائیگا۔ وہ آواز دم بدم سخت ہوتی جائیگی یہاں تک کہ اُس کے نہایت ہولناک ہونے پر آسمان پھٹ جائینگے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔

نفخ صور

جب آدمی مرجائیں تو ملک الموت ابلیس کی قبض روح کے لیے متوجہ ہوں گے یہ ملعون چاروں طرف دوڑتا پھرے گا۔ ملائکہ گرزہائے آتشین سے مار مار کر لوٹا دینگے اور اُس کی روح قبض کر لیں گے۔ سکرات موت کی جتنی تکالیف تمام افراد بنی آدم پر گذری ہیں اُس پر تنہا گذرینگی نفخ صور کے مسلسل چھ ماہ تک پھنکنے کے بعد نہ آسمان رہیگا نہ ستارے نہ پہاڑ۔

ابلیس کی موت کا بیان

۱؎ صحیح مسلم ۲؎ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا ۳؎ قرآن میں ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جسوقت وحشی جانور آدمیوں کیساتھ اکٹھے کئے جائیں گے شاہ رفیع الدین ۴؎ قولہ تعالیٰ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ ۱۲ ۵؎ قولہ تعالیٰ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ یعنی جب دریا بھڑکیں شاہ عبد القادر ۶؎ قولہ تعالیٰ وَسُیِّرَتِ الْجِبَالُ

نہ سمندر نہ اور کوئی چیز۔ سب کے سب نیست و نابود ہوجائینگے فرشتے بھی مرجائینگے مگر کہتے ہیں کہ آٹھ چیزیں
فنا سے مستثنیٰ ہیں اوّل عرش دوم کرسی سوم لوح چہارم قلم پنجم بہشت ششم صور ہفتم دوزخ ہشتم ارواح
لیکن ارواحوں کو بھی بیخودی و بیہوشی لاحق ہوجائیگی۔ بعضوں کا قول ہے کہ یہ آٹھ چیزیں بھی
تھوڑی دیر کے لیے معدوم ہوجائینگی۔ حاصل کلام جب سوائے ذات باری تعالیٰ کوئی اور
باقی نہ رہے تو خداوند رب العزت فرمائے گا۔ کہاں ہیں بادشاہاں و مدعیان سلطنت کس کے[۱]
لیے آجکی سلطنت ہے پھر خود ہی ارشاد فرمائیگا۔ خدائے یکتا و قہار کے لیے ہے بس ایک
وقت تک صرف ذات واحد ہی رہیگی۔ پھر ایک مدت کے بعد کہ جسکی مقدار سوائے اُس کے
اور کوئی نہیں جانتا از سر نو سلسلہ پیدائش کی بنیاد قایم کرے گا۔ آسمان زمین اور فرشتوں کو
پیدا کرے گا زمین کی ہیئت اُس وقت ایسی ہوگی کہ اُس میں عمارتوں۔ درختوں پہاڑوں
اور سمندروں وغیرہ کا نشان نہ ہوگا اس کے بعد جس جس مقام سے لوگوں کو زندہ کرنا
منظور ہوگا تو اُسی جگہ پہلے اُنکی ریڑھ کی ہڈی کو پیدا کرکے رکھ دیا جائیگا اور اُن کے
دیگر اجزائے جسمانی کو اُس ہڈی کے متصل رکھدینگے ریڑھ کی ہڈی اُس ہڈی کو کہتے ہیں
جس سے تمام جسم کی ہڈیوں کی پیدائش شروع ہوتی ہے۔ ترتیب اجزا کے بعد ان اجزائے
مرکبہ پر گوشت و پوست چڑھا کر جو صورت ان کے مناسب حال ہو عطا ہوجائیگی قالب
جسمانی کے تیار ہونے کے بعد تمام ارواحوں کو صور میں داخل کرکے حضرت اسرافیل کو
حکم ہوگا کہ اُنکو پوری طاقت سے پھونکیں اور خود خداوند کریم ارشاد فرمائیگا قسم ہے میرے
عز و جلال کی کوئی روح اپنے قالب سے خطا نکریگی پس روحیں اپنے اپنے جسموں میں اسطرح
آجاوینگی جیسے گھونسلوں میں پرندے۔ صور اسرافیل میں تعداد ارواح کے موافق سوراخ ہیں
جن میں سے روحیں پھونکنے پر مور و ملخ کی طرح نکل کر اپنے اپنے قالبوں میں داخل ہوجائینگی اور
ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کا رابطہ جسموں سے قایم ہوجائیگا۔ اور سب کے سب زندہ ہوجائینگے۔ اسکے بعد
صور پھر پھونکا جائیگا جس کی وجہ سے زمین پھٹکر تمام لوگ بر آمد ہوں گے اور گرتے پڑتے

---

[۱] لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ [۲] صحیح بخاری و مسلم صفحہ ۴۰۷ مطبوعہ انصاری

آواز صور کی جانب دوڑینگے یہ صور بیت المقدس کے اس مقام پر جہاں صخرہ معلق ہے پھوں کا جائیگا۔ نفخ ارسال ارواح الی الابدان میں اور اس نفخ ثانی میں چالیس برس کا عرصہ ہوگا قبروں میں سے آدمی اسی شکل میں پیدا ہوں گے جیسے کہ بطن مادر سے یعنی برہنہ تن بے ختنہ بے ریش ہوں گے مگر صرف سروں پر بال اور منہ میں دانت ہوں گے تمام خورد کلاں گوں گے بہرے لنگڑے اور ناتواں سب کے سب سلیم الاعضا پیدا ہوں گے سب سے پہلے زمین سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھینگے آپ کے بعد حضرت عیسیٰ پھر جگہ جگہ سے انبیا صدیقین شہدا صالحین اُٹھینگے بعد ازاں عام مومنین پھر فاسقین پھر کفار تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے برآمد ہوں گے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آنحضرت صلعم اور حضرت عیسیٰ کے درمیان ہوں گے حضور سرور کائنات صلعم کی امت آپ کے پاس اور دیگر امتین اپنے اپنے پیغمبروں کے پاس مجتمع ہوجائینگی۔ شدت ہول وخوف کے سبب تمام کی آنکھیں آسمان کی جانب ہوں گی۔ کوئی شخص کسی کی فرمگاہ پر نظر نہیں ڈال سکیگا اگر ڈالے بھی تو وہ بچوں کی طرح دواعی شہوت سے خالی ہوگا۔ جب تمام لوگ اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوجائیں تو آفتاب اسقدر نزدیک کردیا جائیگا کہ کہیں گے کوئی ایک میل کے فاصلے پر ہے آسمان کی طرف سے چمکنے والی بجلیاں اور خوفناک آوازیں سنائی دینگی۔ آفتاب کی گرمی کی وجہ سے تمام بدنوں سے پسینہ جاری ہوجائیگا پیغمبروں اور نیک بخت مومنوں کے تو صرف تلوے تر ہوں گے۔ عام مومنین کے ٹخنے پنڈلی گھٹنے زانو۔ کمر۔ سینہ اور گردن تک حسب اعمال پسینہ چڑھ جائے گا۔ کفار منہ اور کانوں تک پسینہ میں غرق ہوجائینگے۔ اور اس سے انکو سخت تکلیف ہوگی بھوک پیاس کی وجہ سے لوگ لاچار ہوکر خاک پھانکنے لگیں گے۔ اور پیاس بجھانیکی غرض سے حوض کوثر کی طرف جائینگے دیگر انبیا علیہم السلام کو بھی حوض عطا کئے جائینگے مگر وہ لطافت و وسعت میں حوض کوثر سے بہت کم ہوں گے گرمی آفتاب کے سوا اور بھی نہایت ترسناک و ہولناک امور پیش آئینگے اُنکو ارسال کی مقدار

صحیح بخاری [illegible] قوله تعالی کما بدأنا اول خلق نعیده جیسا کہ ہم نے (اس خلقت) کو اول مرتبہ پیدا کیا ہے (اسیطرح) دوبارہ بھی پیدا کرینگے [illegible] صحیح بخاری و مسلم صفحہ ۳۸۴ انصاری [illegible] صحیح مسلم [illegible] ترمذی [illegible] صحیح بخاری وصحیح مسلم صفحہ ۳۸۴ انصاری [illegible] صحیح مسلم صفحہ ۳۸۴ مطبوعہ انصاری

تک لوگ انہیں تکالیف و مصائب میں مبتلا رہینگے اور سات گرہوں کو جن کا ذکر آگے آئیگا سایہ میں جگہ دیجائیگی۔ تمام روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سایہ والے گروہ چالیس فرقوں پر مشتمل ہونگے پس آخر لوگ لاچار ہو کر شفاعت کی غرض سے حضرت آدم کے پاس جاکر عرض کرینگے کہ یا ابو البشر تمہی وہ شخص ہو جنکو خداوند نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ فرشتوں سے سجدہ کرایا جنت میں سکونت عطا فرمائی اور تمام اشیاء کے نام سکھائے پس آج آپ ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ہمکو خداوند کریم ان مصائب سے نجات دے آپ فرمائینگے کہ خداوند کریم آج اسقدر پر غضب ہے۔ کہ ایسا کبھی نہ تھا اور نہ آئندہ ہوگا۔ چونکہ مجھسے ایک لغزش سرزد ہوئی ہے وہ یہ کہ باوجود ممانعت کے میں نے گیہوں کا دانہ کھالیا تھا پس اسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں مجھ میں شفاعت کرنیکی طاقت نہیں ہے مگر حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ اول پیغمبر ہیں جنکو خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا پس لوگ آپکے پاس آئینگے اور کہینگے کہ اے نوح آپ ہی وہ پیغمبر ہیں جو سب سے پہلے آدمیوں کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے اور آپ کو خدا نے بندۂ شکر گذار کا لقب عطا فرمایا ہماری حالت زار کو دیکھکر ہماری شفاعت کیجئے آپ فرمائینگے کہ آج خداوند کریم ایسا پر غضب ہے کہ نہ کبھی تھا نہ ہوگا اور مجھسے ایک لغزش ہوئی ہے وہ یہ کہ میں نے ادب کا لحاظ نہ کرکے اپنے بیٹے کی غرقابی کے وقت بارگاہ الٰہی میں اسکی نجات کا سوال کیا تھا پس اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں میرا منہ نہیں کہ شفاعت کرسکوں مگر ہاں حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ خداوند قدوس نے انکو اپنا خلیل فرمایا ہے پس لوگ آپکے پاس آئیں گے اور کہیں گے خداوند نے آپکو خلیل کے خطاب سے ملقب کیا ہے اور آگ کو آپکے واسطے برد و سلام کردیا امام پیغمبراں بنایا پس ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ان تکالیف سے رہائی ہو آپ فرمائینگے آج خدای قدوس اسقدر پر غضب

له یہ حدیث صحاح ستہ میں آئی ہے ۵۲ قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ فَأَزَلَّهُمَا
الشَّيْطَانُ عَنْهَا الآیہ ۵۳ قولہ تعالیٰ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ۵۴ وَنَادَىٰ
نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ قَالَ يَا نُوحُ
إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ
تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ سورۂ ہود ۵۵ قولہ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا سورۂ نساء ۵۶ قولہ
تعالیٰ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۔ سورۂ انبیاء

23504

حضرت ابراہیمؑ اور بتخانہ

ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا نہ ہوگا۔ مجھسے تین مرتبہ ایسا کلام سرزد ہوا ہے کہ جس میں جھوٹ کا وہم ہوسکتا ہے پس اُسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اس لیے مجھ میں شفاعت کرنیکی قوت نہیں ہی یہ بات معلوم کرنیکے قابل ہی کہ حضرت ابراہیمؑ سے حسب ذیل تین موقعوں پر ایسا کلام سرزد ہوا کہ جسمیں جھوٹ کا وہم ہوسکتا ہے اول یہ کہ ایک مرتبہ آپکی قوم نے عید کے دن عمدہ عمدہ کھانے پکاکر اپنے بتوں کے سامنے رکھدیے پھر بتخانہ کے دروازوں کو بند کرکے عید منانے کے لیے نہایت کر و فر کے ساتھ میدان میں گئے حضرت ابراہیمؑ سے بھی کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیے آپنے ستاروں[1] کی طرف دیکھکر جواب دیا کہ میری طبیعت ناساز معلوم ہوتی ہے۔ یہ اول کلام ہے جس میں ایہام کذب ہوسکتا ہی دوم یہ کہ جب قوم میدان مذکور میں چلی گئی تو آپ تبر ہاتھ میں لیکر بتخانہ میں قفل کھول کر داخل ہوے اور بتوں سے کہنے لگے کہ یہ لذیذ نعمتیں کیوں[2] نہیں کھاتے جب اُنھوں نے کچھ جواب نہ دیا تو پھر فرمانے لگے کہ مجھسے کیوں نہیں بولتے۔ جب اس پر بھی وہ خاموش رہے تو آپ نے تمام کو توڑ[3] ڈالا۔ مگر بڑے بُت کے صرف ناک کان توڑے اور تبر کو اُس کے کاندھے پر رکھدیا اور دروازے کو بدستور مقفل کرکے گھر تشریف لے آئے۔ کفار جب میدان سے واپس آئے تو اس ماجرے کو دیکھکر آگ بگولا ہوگئے اور اس فعل کے مرتکب کے تجسس[4] میں ہوے اُنمیں سے بعض کہنے لگے کہ ہم نے ایک جوان مسمی[5] ابراہیمؑ کو بتوں کی مذمت کرتے ہوے سنا ہی یہ کام اس کا معلوم ہوتا ہے پس ابراہیمؑ کو بلاکر[6] پوچھا کیا یہ کام[7] تو ہی نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں[8] بلکہ اس بڑے بت نے کیا ہے۔ دیکھو تبر کو کاندھے پر دھر رکھا ہے اور غصہ میں آکر بیچاروں کو توڑ ڈالا ہے۔ پس تم لوگ اُنھیں شکستہ اور مجروح بتوں سے پوچھو تاکہ وہ حقیقت حال کو خود بیان کردیں یہ دوسرا ایہام کذب ہے۔ سوم یہ کہ جب[9] حضرت

---

[1] قولہ تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ [2] قولہ تعالیٰ أَلَا تَأْكُلُونَ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ سورۃ الصّٰفّٰت [3] قولہ تعالیٰ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ سورۃ انبیاء [4] قولہ تعالیٰ قَالُوا مَنْ فَعَلَ هَذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ سورۃ انبیاء [5] قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ سورۃ انبیاء [6] قولہ تعالیٰ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ سورۃ انبیاء [7] قَالُوا أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ سورۃ انبیاء [8] قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ۔ سورۃ انبیاء۔

ابراہیم علیہ السلام اپنے شہر کو چھوڑ کر بحران میں چچا کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں چچازاد
بہن سارہ سے شادی کر لی اور پھر یہاں سے بھی بوجہ مخالفت دینی چچا سے جدا ہو کر
اور سارہ کو اپنے ساتھ لے کر مصر کی طرف ہجرت کی اُسوقت مصر میں ایک ظالم
بادشاہ تھا جو ہر خوب صورت عورت کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اگر عورت اپنے شوہر
کے ساتھ ہوتی تھی تو اوس کو قتل کرا دیتا تھا اگر سوائے شوہر کے کوئی اور وارث ساتھ
ہوتا تھا تو اُس کو کچھ دے دلا کر راضی کر لیتا تھا جب حضرت ابراہیم وہاں پہونچے تو اس
ماجرے کو سُنکر حیران ہو گئے اتنے میں اس ظالم بادشاہ کے سپاہیوں نے آکر
پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے یہ اس لیے
فرمایا کہ سارہ آپکی چچازاد بہن تھیں نیز بموجب اس حکم کے کہ انما المومنون اخوۃ آپس
میں دینی بھائی بہن ہوتے تھے اور سارہ رضی اللہ عنہا کو بھی سمجھا دیا کہ اگر تم سے کوئی
پوچھے تو کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے یہ تیسرا ایہام کذب ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ اُس ظالم
بادشاہ کے آدمی حضرت سارہ کو لے گئے تو حضرت ابراہیم نماز میں مشغول ہوئے۔

خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے اُن تمام پردوں اور دیواروں کو جو درمیان میں
حائل تھیں اُٹھا دیا۔ یہاں تک کہ ایک لحہ بھی حضرت سارہؓ آپکی نظر سے غائب نہ ہوئیں
سپاہیوں نے حضرت سارہؓ کو اس ظالم کے مکان میں لے جا کر بٹھا دیا جب وہ ظالم آپ کے
پاس آیا تو تین مرتبہ نیت بد سے ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن ہر مرتبہ اُس کے اعضا شل ہو کر
بیہوشی کی سی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ اور تائب ہو کر حضرت سارہ سے طالب دعا ہوتا
تھا کہ میری رہائی ہو۔ پس آپ کی دعا سے بحال ہو جاتا تھا۔ آخر کار اُس نے سپاہیوں کو
بلا کر کہا کہ یہ جادوگرنی ہے اسکو فوراً یہاں سے لے جاؤ اور ہاجرہ کو اس کے ہمراہ
کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہونچا دو۔ آپ مصر کو نا پسند
کر کے ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور وہیں سکونت اختیار کی یہاں یہاں تک
حضرت ابراہیم کے ایہام کذب کا قصہ تمام ہوا آمدم برسر مطلب حضرت ابراہیمؑ لوگوں

یہ حدیث اخیر تک صحیح بخاری و مسلم شریف میں موجود ہے۔

سے فرمائیں گے کہ حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ خداوند کریم نے اون کو اپنا کلیم بنایا
ہے پس لوگ آپکی طرف آئینگے اور کہینگے اے موسیٰ آپ ہی وہ شخص ہیں جنسے بغیر کسی واسطہ
خداوند نے گفتگو کی اور توریت اپنی دست قدرت سے لکھکر دی ہماری شفاعت کیجئے آپ جواب
دینگے۔ اللہ تعالیٰ آج اسقدر برسر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا میرے ہاتھ سے ایک قبطی شخص[1]
بغیر اسکی اجازت مقتول ہو چکا ہے اُس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اُس لیے مجھ میں شفاعت کرنیکی
قدرت نہیں ہے ہاں حضرت عیسیٰ ابن مریم کے پاس جاؤ پس وہ حضرت عیسیٰ کے پاس
آکر کہیں گے اے عیسیٰ خدا نے آپکو روح اور اپنا کلمہ کہا جبرئیل کو آپ کا رفیق بنایا آیات
بینات عطا کیں آج ہماری شفاعت کیجئے تاکہ خداوند تعالیٰ ان مصائب سے نجات دے
آپ فرمائیں گے خداوند آج کے دن اسقدر برسر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا۔ چونکہ
میری اُمت نے کبھی تو مجھکو خدا کا بیٹا قرار دیا اور کبھی عین خدا اور ان اقوال کی تعلیم کو میری طرف
منسوب کیا پس میں ان اقوال کی تحقیقات کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں تاب شفاعت نہیں
رکھتا۔ البتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پس لوگ آنحضرت صلعم کے پاس آکر کہیں
گے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ محبوب خدا ہیں خدا نے آپ کو اگلے پچھلے[2] تمام گناہوں کی
معافی کی خوشخبری دی ہے۔ پس اگر دیگر لوگوں کو خدا کی طرف سے ایک قسم کے عتاب کا خوف ہو
تو ہی مگر آپ تو اس سے محفوظ و مامون ہیں آپ خاتم النبیین[3] ہیں اگر آپ بھی ہمکو نفی میں
جواب دیں تو ہم کس کے پاس جائیں آپ ہمارے لیے درگاہ الٰہی میں شفاعت کیجئے تاکہ ہمکو
ان مصیبتوں سے رہائی ہو آپ ارشاد فرمائیں گے کہ ہاں مجھ ہی کو خدا نے اس لائق بنایا ہے
تمہاری شفاعت کرنی آج میرا حق ہے پس آپ درگاہ ایزدی کی جانب متوجہ ہوں گے
حق تعالیٰ اُس روز جبرئیل کو براق دیکر تمام لوگوں کے سامنے بھیجے گا۔ آنحضرت صلعم
اس پر سوار ہوکر آسمان کی طرف روانہ ہوں گے آدمیوں کو آسمان پر ایک نہایت

---

[1] قولہ تعالیٰ ودخل المدینۃ علی حین غفلۃ من اھلھا فوجد فیھا رجلین یقتتلان الی ان قال فوکزہ موسیٰ فقضی علیہ الآیۃ [2] قولہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر سورہ فتح

[3] قولہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما احزاب

نورانی وکشادہ مکان دکھائی دیگا جسمیں حضور داخل ہوجائینگے اس مکان کا نام مقام محمود[1] ہے پس جب تمام لوگ اس مکان میں آپکو داخل ہوتے ہوئے دیکھ لینگے تو آپکی تعریف وتوصیف کرنے لگیں گے حضور کو یہاں سے عرش معلے پر تجلی الٰہی نظر آئیگی جسکو دیکھتے ہی آپ سات روز تک مسلسل سربسجود رہینگے تب ارشاد الٰہی ہوگا کہ اے محمد سر اٹھاؤ جو کہوگے سنوں گا جو مانگوں گے دوں گا اگر شفاعت کروگے قبول کروں گا پس حضور اپنے سر مبارک کو اٹھا کر خدائے قدس کی اس قدر حمد وثنا بیان کریں گے کہ اولین وآخرین میں سے کسی نے نہ کی ہوگی باوجود اسکے آپ فرمائیں گے کہ میں کما حقہ حمد وثنا ادا نہ کرسکا اس کے بعد آپ ارشاد فرمائیں گے اے خدا تونے بذریعہ جبرئیل وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کیدن جو تو چاہیگا سو دونگا پس میں اس عہد کا ایفا چاہتا ہوں۔ حق تعالیٰ جواباً ارشاد فرمائیگا جبرئیل نے جو کچھ پیغام پہونچایا تھا وہ بالکل بجا اور درست تھا آج بیشک میں تجکو خوش کروں گا اور تیری شفاعت قبول کروں گا۔ زمین کی طرف جاؤ میں بھی زمین پر جلوہ افروز ہونے والا ہوں۔ بندوں کا حساب لیکر ہر ایک کو حسب اعمال جزا دونگا پس حضور سرور کائنات زمین پر واپس تشریف لے آئیں گے لوگ آپ سے دریافت کرینگے کہ خداوند نے ہمارے حق میں کیا ارشاد فرمایا۔ آپ جواب دیں گے خدائے قدوس زمین پر جلوہ افروز[2] ہونے والا ہے۔ ہر ایک کو حسب اعمال جزا دیگا۔ اسی اثنا میں ایک بہت بڑا نور نہایت ہولناک آواز کیساتھ آسمان سے زمین پر اتریگا۔ قریب آنے پر فرشتوں کی تسبیح وتہلیل کی آوازیں سنائی دینگی لوگ ان سے پوچھیں گے کہ ہمارا پروردگار اسی نور میں ہے فرشتے جواباً کہیں گے خداوند کریم کی شان اس سے کہیں برتر ہے ہم تو آسمان دنیا کے فرشتے ہیں۔ اور اُترکر زمین کے دور ترین کناروں پر صف بستہ ہوجائیں گے بعد ازاں اس سے کہیں زیادہ نور معہ ہولناک آواز کے آسمان سے نازل ہوگا نزدیک پہونچنے پر لوگ پھر پوچھیں گے کیا تجلیات الٰہی اسی نور میں ہیں فرشتے جواب دیں گے کہ خدائے قدوس

---

[1] قوله تعالیٰ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا سورہ بنی اسرائیل [2] قوله تعالیٰ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى اور اے پیغمبر تمہارا پروردگار رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف بستہ ہونگے اور اس دن جہنم سب کے روبرو حاضر کی جائیگی اسدن انسان چیتے گا مگر اس وقت اسکی چیتنے کا فائدہ

اس سے کہیں بر تر ہے ہم تو دوسرے آسمان کے فرشتے ہیں۔ پس یہ فرشتے بھی پہلے فرشتوں کے قریب صف بستہ ہو جائینگے اسطرح ہر ایک آسمان کے فرشتے پہلے سے زیا عظمت وجلال کیساتھ یکے بعد دیگرے اُتر کر سابق فرشتوں کے قریب سلسلہ وار صف بستہ ہو جائیں گے اسکے بعد عرش معلےٰ کے فرشتے نازل ہو کر سب کے آگے صف بستہ ہو جائیں گے پھر حضرت اسرافیلؑ کو صور کے پھونکنے کا حکم ہوگا جسکی آواز سنتے ہی تمام لوگ بیہوش ہو جائینگے۔ مگر صرف حضرت موسیٰؑ جو تجلیات الٰہی کو کوہ طور پر دیکھکر بیہوش ہو گئے تھے برداشت کر سکیں گے۔ پس حق تعالےٰ عرش پر جلوہ فرما کر نزول فرمائیگا اس عرش کو آٹھ فرشتے اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اسکے اگلے حصّے کو اس مقام پر جہاں آجکل بیت المقدس میں صخرہ معلق ہے رکھدینگے اس عرش کے زیر سایہ بموجب حدیث حسب ذیل سات گرہوں کو جگہ دیجائیگی (۱) بادشاہ عادل (۲) نوجوان عابد (۳) وہ شخص جو محض ذکر الٰہی اور نماز کی غرض سے ہمیشہ مسجد سے دل لگاو رکھے (۴) وہ شخص جو خلوت وتنہائی میں شوق وخوف الٰہی کی وجہ سے تضرع وزاری کرے (۵) وہ دو شخص جو خالصاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ظاہر وباطن میں یکساں ہوں (۶) وہ شخص جو خیرات اس طرح کرے کہ سوائے خدا کے اور اُس کے کوئی نجانے (۷) وہ شخص جسکو زن حسینہ وجمیلہ وصاحبہ ثروت بغرض فعل بد طلب کرے اور وہ محض خوف الٰہی کی وجہ سے باز رہے بعض روایتوں میں ان کے علاوہ کچھ اور گرہوں کا بھی ذکر آیا ہے یہ واضح رہے کہ عرش کا سایہ ان گروہوں پر نہایت سخت گرمی وتیزی آفتاب کی حالت میں ہوگا جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا۔ کیفیت نزول عرش بوجہ بیہوشی کے کسی کو معلوم نہو گی۔ اس کے بعد پھر اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا جس کے سبب تمام لوگ ہوش میں آجائیں گے اور عالم غیب وشہود کے درمیان جو پردے آجتک حائل تھے اُٹھ جائینگے۔ اور فرشتے۔ جن۔ اعمال۔ اقوال۔ بہشت دوزخ۔ عرش

لہ قولہ تعالیٰ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ سورہ زمر۔
ترجمہ اور صور پھونکا جائیگا پس تمام آسمان اور زمین کے رہنے والے بیہوش ہو جائینگے مگر وہ جسکو خدا چاہے کہ بیہوش نہو۔ ٣ صحیح بخاری وصحیح مسلم ٣ قولہ تعالیٰ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ٤ صحیح بخاری ومسلم
٥ صحیح مسلم ٦ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ۔

عجائبات آخرت و ...

تجلیات الٰہی وغیرہ سب کو لوگ دیکھینگے سب سے پہلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئینگے۔ بعد اس کے مرضی الٰہی کے موافق بالترتیب تمام لوگ ہوشیار ہو جائیں گے اسوقت چاند سورج کی روشنی بیکار ہو جائیگی۔ آسمان و زمین[1] خدا کے نور سے روشن ہوں گے اوّل جو حکم خداوند کی طرف سے بندوں پر صادر ہوگا وہ یہ ہے کہ بندے خاموش کردیے جائینگے اس کے بعد یہ ارشاد ہوگا کہ اے بندوں عہد آدم سے لیکر ختم تمام دُنیا تک جو بھلی بُری باتیں تم کرتے تھے میں سنتا تھا اور فرشتے اُنکو لکھتے تھے۔ پس آج تم پر[2] کسی قسم کا جور وظلم نہوگا۔ بلکہ تمہارے اعمال تمکو دکھاکر جزاو سزا دیجائیگی۔ جو شخص اپنے اعمال کو نیک پائے اُسکو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے جو اپنے اعمال کو بُری صورت میں پائے وہ اپنے تئیں ملامت کرے اس کے بعد جنت[3] و دوزخ[4] کے حاضر کرنیکا حکم ہوگا تاکہ لوگ اُنکی حقیقت کا معائنہ کرلیں پس جنت کو تجلیات الٰہی سے نہایت آراستہ و پیراستہ کر کے حاضر کردیا جائیگا اور دوزخ بھی اس حالت میں کہ اسمیں سے آگ کے شعلے و چنگاریاں بڑے بڑے محلوں کی مقدار میں اونٹوں کی قطار کے مانند پے درپے[5] اُٹھتی ہوں گی اور نہایت مُہیب آوازوں کیساتھ خدا کی تسبیح۔ جن وانس اور بتوں کو اپنے پیٹ بطور غذا طلب کرتی ہوئی جن کو لوگ سُنکر لرز جائیں گے اور ڈر کے مارے زانو کے بل گر پڑینگے حاضر کردیئے جائینگے۔ اُس دن اگر کوئی شخص ستر پیغمبروں کے اعمال کے موافق بھی عمل رکھتا ہو تو بھی یہ کہیگا کہ آج کیلئے میں نے کچھ بھی تو نہیں کیا۔ دوزخ کی گرمی و بدبو اسقدر ہو گی کہ ستّر سال کی مسافت تک پہونچتی ہوگی۔ اُس وقت حکم ہوگا کہ دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو جس کے برابر دُنیا میں کسی نے آسائش و راحت زندگی نہ اُٹھائی ہو اور ایک ایسے جنتی کو جس کے برابر تکالیف و مصائب دنیوی کسی نے نہ برداشت کی ہوں حاضر کرو جب دونوں پیش کردیے

---

۱ صحیح بخاری ومسلم شریف ۲ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ ترجمہ زمین خدا کے نور سے روشن ہو جائیگی ۳ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ترجمہ اونکے درمیان انصاف کیساتھ فیصلہ کردیا جائیگا۔ کسی پر ظلم نہیں کیا جائیگا ۴ قولہ تعالےٰ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۵ وَجِیْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۶ قولہ تعالیٰ اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۷ سورہ معارج ۸ قولہ تعالیٰ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۹ صحیح مسلم۔

جائینگے تو پھر ملائکہ کو حکم ہوگا کہ بہشتی کو بہشت کے دروازے پر اور دوزخی کو دوزخ کے دروازے پر تھوڑی دیر کے لیے کھڑا کر کے واپس لے آؤ۔ جب وہ دونوں میدان محشر میں واپس آئیں تو بہشتی سے پوچھا جائیگا کہ آیا تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی سختی بھی دیکھی ہے کہیگا کہ نہیں کیونکہ میرے رگ و ریشہ میں اسقدر راحت و فرحت سما گئی ہے کہ کوئی سختی میرے خیال تک میں نہیں رہی پھر دوزخی سے سوال ہوگا کہ تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی آرام بھی پایا تھا کہے گا کہ میرے روئیں روئیں میں اسقدر تکالیف۔ رنج الم و بے آرامی سرایت کر گئی ہے کہ راحت کا خیال و وہم بھی تو نہیں رہا۔

پیدا ہونا صورت اعمال

اس کے بعد اعمال **ذی صورت** بنا کر حاضر کر دیئے جائیں گے نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ جہاد عتاق تلاوت قرآن ذکر الٰہی وغیرہ وغیرہ عرض کرینگے خداوندا ہم حاضر ہیں۔ سب کو حکم ہوگا کہ تم سب نیک اعمال ہو اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو موقع پر تم سے دریافت ہوگا اُن کے بعد اسلام حاضر ہو کر کہیگا خداوندا تو سلام ہے میں اسلام ہوں حکم ہوگا۔ قریب آ کیونکہ آج تیری ہی وجہ سے لوگوں سے مواخذہ ہوگا اور تیرے ہی سبب سے لوگوں سے درگذر کیجائیگی لفظ اسلام سے مضمون کلمۂ توحید مراد ہے۔ واللہ اعلم۔ بعد ازاں ملائکہ کو حکم ہوگا کہ ہر ایک کے **اعمال نامہ** کو اُس کے پاس بھیجدو۔ پس ہر ایک کا نامۂ اعمال اُس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ مومنین کے سامنے کے رُخ سے دائیں ہاتھ میں کفار کو پشت کی طرف سے بائیں ہاتھ میں۔ جب ہر ایک اپنے اپنے اعمال نامہ کو دیکھیں تو بموجب اس آیت کے ایک ہی نظر میں اپنے نیک و بد اعمال کو ملاحظہ کریگا لیکن ہر ایک کی حالت اصلی اور مرتبہ کے اظہار کے لیے خداوندی حکمت اس بات کی مقتضی ہوگی کہ ہر ایک سے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے اوّل کافروں سے توحید و شرک کے متعلق سوال ہوگا وہ جواب دیتے ہوئے شرک سے صاف انکار کر دینگے کہ ہم نے ہرگز شرک نہیں کیا[۱]۔ اُن کے قائل کرنے کے لیے زمین کے اُس قطعہ کو جسپر وہ شرک

اعمال ناموں کا ذکر

---

[۱] قولہ تعالیٰ۔ وَاللّٰہِ مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ ۔ خدا کی قسم ہم تو مشرک نہیں تھے۔

کرتے تھے اور اُس رات دن اور مہینے کو جس میں وہ کفر کرتے تھے اور حضرت آدم کو جنپر اُنکی اولاد کے روزانہ افعال ظاہر کیے جاتے تھے اور ملائکہ کو جو اُنکے اقوال وافعال کو قلمبند کرتے تھے بطور گواہ بلائے جائیں گے مگر جب کمال انکار کی وجہ سے تمام مذکورہ بالا شہادتیں اُن کے لیے مسکت ثابت نہوں گی تو اُنکی زبانوں پر مُہریں کردیجائینگی تب اُنکا ہر عضو اعمال سیئہ پر گویا ہوجائیگا شہادت ختم ہونے پر اولاد وہ اپنے اعضا پر لعن وطعن کرینگے کہ ہم نے جو کچھ کیا تھا تمہارے ہی لیے کیا۔ وہ جواب دینگے کہ ہم خدا کے حکم سے تمہاری تابعداری میں تھے اب اسی کے حکم سے گویا ہوئے۔ بیشک تم ظالم تھے کیونکہ تم نے مالک حقیقی کی خلاف ورزی کرکے ہمکو بھی اپنے ساتھ مصیبت میں مبتلا کردیا خدا نے جو ہم کو تمہارا مطیع بنایا تھا اس کا کچھ تم نے شکر یہ ادا نہیں کیا نہ ہماری تابعداری کی اصلی غرض سمجھنے کی کوشش کی ہم تو سوائے سچ کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے پس وہ لاچار ہوکر اپنے شرک وکفر بد کا اقرار کرینگے اور ملزم قرار پاجائینگے۔ ثانیاً وہ طرح طرح کے عذر پیش کرینگے اول یہ کہیں گے کہ ہم احکام الہی کے جاننے سے بالکل بے خبر تھے۔ خداوند کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ میں نے پیغمبروں کو معجزات دیکر بھیجا۔ اُنہوں نے میرے احکام کو نہایت امانت داری کیساتھ تم تک پہونچایا تم نے کیوں غفلت کی اور احکام کو کیوں نہیں تسلیم کیا۔ جواب میں کہیں گے نہ تو ہمارے پاس کوئی پیغمبر آیا نہ کوئی حکم پہونچا پس اول حضرت نوح کو اُن کی قوم کے سامنے پیش کیا جائیگا آپ ارشاد فرمائینگے کہ اے جھوٹوں۔ اے حق سے منہ موڑنے والوں کیا تم کو یاد نہیں کہ مینے تمکو ساڑھے نوسو برس کی مدت دراز تک طرح بطرح کے وعظ سُنا کر عذاب الہی سے ڈرایا۔ احکام الہی پہونچائیے

ل قوله تعالیٰ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ سورہ یٰس ۲ قوله تعالیٰ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا سورہ حم سجدہ ۳ قوله تعالیٰ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ سورہ حم سجدہ ۴ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ سورہ ملک ۵ صحیح بخاری وصحیح مسلم ۶ قوله تعالیٰ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا۔ پس وہ اپنی قوم میں پچاس برس کم ایک ہزار سال تک رہے حضرت نوح کی کل عمر چودہ برس کی تھی جبھی سے ساڑھے نو سو برس وعظ میں صرف ہوئے۔

کتنی محنت و کوشش کی علانیہ و پوشیدہ طور پر خدا کی وحدانیت اور اپنی رسالت کے اثبات میں کس قدر کوشش و جانفشانی کی۔ کھلی دلیلوں اور معجزوں سے انکو ثابت کیا۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ فلاں مجلس میں میں نے تمسے اسطرح کہا تھا اور تم نے ایسا جواب دیا تھا اسی طرح اپنی تبلیغ اور اُن کے انکار کے دیگر خصایص یاد دلائینگے۔ مگر وہ صاف مکر جائینگے اور کہین گے کہ ہم تو تمہیں جانتے بھی نہیں اور نہ کبھی تم سے کوئی خدائی حکم سُنا۔ اسپر خداوند کریم ارشاد فرمائیگا کہ اے نوح اپنی تبلیغ و رسالت کے گواہ پیش کر آپ عرض کرینگے۔ میرے گواہ اُمتیانِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس اس اُمت کے علماء صدیقین اور شہداء حاضر کردیے جائینگے۔ وہ عرض کرین گے۔ ہاں ہم اُن کے گواہ ہیں بے شک تونے انکو رسول بنا کر تبلیغ احکام کے لیے اس قوم کے پاس بھیجا تھا ہماری دلیل یہ ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا۔ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ۔ الخ اُمت نوح کے کافر کہینگے کہ نہ تو تم ہمارے زمانے میں تھے نہ تم نے ہماری حالت دیکھی نہ ہماری گفتگو سُنی پھر تمہاری شہادت ہمارے مقدمہ میں کیوں کر قابل سماعت ہو سکتی ہے اسپر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائینگے کہ جو کچھ میری اُمت نے کہا وہ بالکل بجا و درست ہے۔ کیونکہ اُنکو اس حقیقت حال کا ثبوت دُنیا میں بذریعہ خبر الٰہی جو معائنہ و مشاہدے سے کہیں قوی ہے۔ پہونچا ہے۔ تب جا کر یہ کافر ساکت ہو کر ملزم قرار پائین گے ان کے بعد اسی طرح حضرت ہودؑ حضرت صالحؑ حضرت ابراہیم حضرت شعیبؑ حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ وغیرہ وغیرہ علیہم السلام کی اُمتیں بالترتیب مقابلہ و مباحثہ کر کے بالآخر قائل ہو جائیں گی اور ملزم قرار پائین گی۔ اس کے بعد عذر و معذرت کرتے ہوئے کہین گی اے خداوند فی الواقع ہم نے نہیں سمجھا۔ خطاوار گنہگار ہیں لیکن ان تمام خرابیوں کے باعث اور لوگ تھے پس ہمارے عذاب کو اُنکی گردنوں پر رکھ اور ہمکو دُنیا میں واپس بھیجدے تاکہ وہاں تیرے احکام کو قبول کر کے نیک عمل کرین۔ بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہو گا کہ تمہارا عذر قابل سماعت نہیں جو سمجھانے کا

لہ قولہ تعالیٰ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا سورہ نوح کہ قولہ تعالیٰ لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ کہ قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ سورہ فاطر

حق تھا وہ ادا ہو چکا تم کو ہم نے مدت[1] دراز تک فرصت دی تھی اب دُنیا میں واپس جانا نا
ممکن ہے پس اُن کے جو کچھ نیک اعمال ہوں گے وہ نیست[2] و نابود کر دیئے جائیں گے اور
اعمال بد کو برقرار رکھا جائیگا کیونکہ اُنہوں نے اپنے زعم میں جو کچھ نیک اعمال بتوں کے
لیے کئے تھے وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ماسوا اُن کے جو کچھ اُنہوں نے خدا کے لیے
کئے تھے اُن کا بسبب جہالت معرفت و مخالفت احکام الٰہی دُنیا ہی میں صلہ دیدیا گیا اسلیے
آخرت میں جزا کے مستحق نہ رہے پس حضرت آدم کو حکم ہوگا کہ اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کا
گروہ علیحدہ کر دو آپ عرض کرینگے کس حساب سے۔ ارشاد باری ہوگا کہ فی ہزار ایک آدمی جنت
کیلئے اور نو سو ننانوے دوزخ کیواسطے۔ اُسوقت لوگوں میں اسقدر ہل چل ہوگی کہ بیان سے باہر ہے۔
پھر حکم ہوگا کہ جس جس شخص نے عمل کیا ہے وہ اپنے اپنے معبود سے خود جاکر طالب جزا ہو
پس جسوقت وہ اپنے اپنے معبودوں[3] کی جستجو میں ہوں۔ تو بت پرستوں کے واسطے وہ شیاطین
جو بتوں سے تعلق رکھکر بت پرستی و سرکشی کے باعث بنے تھے اور خواب بیداری میں نئے نئے
کرشمے دکھاتے تھے سامنے آجائینگے۔ اور جو جماعتیں کہ حضرت عیسٰی و ملائکہ و دیگر انبیاء و اولیاء کو پوجتی
تھیں چونکہ یہ صالحین اُنکے اعمال بد سے بیزار تھے اور درحقیقت اُنکی گمراہی کے باعث بھی شیاطین
ہی تھے لہٰذا وہی شیاطین اُنکے سامنے آجائینگے پس جو فرشتے انتظام پر مامور ہونگے وہ اُن سے دریافت
کرینگے۔ آیا تمہارے معبود یہی ہیں وہ اپنے پورے یقین کیساتھ بوجہ اس مناسبت معنوی کے
جو اُنکو بتوں کیساتھ تھی کہیں گے درحقیقت ہمارے معبود یہی ہیں ملائکہ اُنسے کہینگے کہ انھیں کے ساتھ
چلے جاؤ تاکہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا و سزا تک پہونچادیں۔ پس یہ بسبب شدت پیاس اپنے
معبودوں سے پانی طلب کرینگے اس پر اُنکے لیے سراب یعنی چمکتا ہوا ریتا نمودار ہو جائیگا وہ اُسکو

---

[1] قولہ تعالیٰ اَوَلَمۡ نُعَمِّرۡکُمۡ مَّا یَتَذَکَّرُ فِیۡہِ مَنۡ تَذَکَّرَ وَجَآءَکُمُ النَّذِیۡرُ سورہ فاطر۔ کیا دنیا میں ہمنے تمکو اسقدر عمر نہیں
دی تھی کہ سچائی کا طالب سچائی کو بخوبی معلوم کرسکتا اور حالانکہ سمجھانیوالا پیغمبر بھی تمہارے پاس آگیا تھا پس اب یہ بیت بعنی کیسی، [2] وَحَبِطَ مَا کَانُوۡا
یَعۡمَلُوۡنَ [3] صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ [4] قولہ تعالیٰ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ یَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَنۡ لَّا
یَسۡتَجِیۡبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ وَ ہُمۡ عَنۡ دُعَآئِہِمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوۡا
لَہُمۡ اَعۡدَآءً وَّ کَانُوۡا بِعِبَادَتِہِمۡ کٰفِرِیۡنَ سورہ احقاف۔

پانی سمجھکر دوڑیں گے پہونچنے پر اُن کو معلوم ہو گا کہ وہ تو آگ ہے جو بڑی لپٹوں سے اُنکو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اُس وقت دوزخ میں سے لمبی لمبی گردنیں نکلیں گی جو دانوں کی طرح اُنکو چُن چُن کر دوزخ میں ڈالدینگی جب کفار آگ میں مجتمع ہو جائینگے۔ تو شیطان[1] آگ کے منبر پر چڑھکر سبکو اپنی طرف بلائیگا۔ وہ اس گمان سے کہ یہ ہمارا سردار ہے کسی نہ کسی مکر وحیلہ سے ہمکو نجات دلائیگا اسکے پاس آجائینگے پس[2] شیطان کہیگا کہ خدا کے تمام احکام بجا و درست تھے ہیں تمہارا اور تمہارے باپ کا دشمن تھا مگر یہ یاد رہے کہ تم میں سے کسی کو زبردستی سے اپنی طرف نہیں کھینچا البتہ بُرے کاموں کی ترغیب دی تم نے بسبب کم عقلی وخام طبعی میرے وسوسونکو سچا جانکر اختیار کیا پس اُسوقت اپنے آپ پر ہی ملامت کرو نہ کہ مجھپر۔ علاوہ ازیں مجھسے کسی قسم کی نجات وخلاصی دلانے کی اُمید نہ رکھنا۔ اس یاس وناامیدی کے جواب کو سنکر آپسمیں لعن وطعن کرنے لگیں گے تابع ومتبوع سب یہ چاہینگے کہ اپنے وبال کو دوسرے پر ڈالکر خود سبکدوش ہو جائیں مگر یہ خیال محال وبیہودہ ہوگا۔ اور قہر کے فرشتے اُن کو کشاں کشاں اس مقام تک پہونچا دینگے جو اُنکے اعمال وعقائد سے مناسبت رکھتا ہوگا دوزخ کی آگ یہاں کی آگ سے ستر[3] حصے زیادہ[4] گرم ہے۔ اُس کا رنگ شروع میں[5] سفید تھا پھر ہزار برس بعد سُرخ ہوگیا اب سیاہ ہے۔ اُس کے سات طبقے[6] ہیں جیسے ایک ایک بڑا پھاٹک ہے اوّل طبقہ گناہگار مسلمانوں اور اُن کفار کے لیے جو باوجود شرک پیغمبروں کی حمایت کرتے تھے مخصوص ہے۔ دیگر طبقات مشرکین۔ آتش پرست دہریے۔ یہود۔ نصاریٰ اور منافقین کے لیے مقرر ہیں ان طبقوں کے نام یہ ہیں[7] جحیم (۲) جہنم (۳) سعیر (۴) سقر (۵) لظی (۶) ہاویہ (۷) حُطمہ۔ ان طبقات میں سے ہر ایک میں

[1] تفسیر معالم التنزیل میں مقاتل سے روایت ہے کہ دوزخ میں ابلیس کیلیے ایک منبر رکھا جاویگا جسپر وہ کھڑا ہوگا الخ [2] قولہ تعالی وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ الآیۃ سورہ ابراہیم [3] صحیح بخاری ومسلم شریف [4] جامع ترمذی ومشکوٰۃ۔ مگر انہیں سُرخی کو سپیدی پر مقدم رکھا ہے [5] قولہ تعالی لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ۔ معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ آٹھ دروازوں سے آٹھ طبقے مراد ہیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آٹھ دروازے اوپر تلے ہیں [6] ان طبقوں کے نام قرآن مجید میں جا بجا مذکور ہیں۔

ابلیس کا اِن جہنمیوں سے خطاب

طبقاتِ جہنم

نہایت وسعت۔ قسم قسم کے عذاب اور رنگ برنگ کے مکانات ہیں۔ مثلاً ایک مکان ہے جس کا نام غی[1] ہے جسکی سختی سے باقی دوزخ بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ ایک اور مکان ہے جسمیں بے انتہا سردی ہے جسکو زمہریر کہتے ہیں اور ایک مکان ہے جسکو جب الحزن یعنی غم کا کنواں کہتے ہیں اور ایک کنواں ہے جسکو طینۃ الخبال یعنی زہر کی کیچڑ کہتے ہیں۔ ایک پہاڑ ہے جسکو صعود[2] کہتے ہیں اسکی بلندی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جسپر کفاروں کو چڑھا کر نار دوزخ کی تہ میں پھینکا جائیگا۔ ایک تالاب ہے جس کا نام آب حمیم ہے پانی اس کا اتنا گرم ہے کہ لبوں تک پہونچنے سے اوپر کا ہونٹ اسقدر سوجھ جاتا ہے کہ ناک اور آنکھیں تک ڈھک جاتی ہیں اور نیچے کا لب سوجھکر سینے و ناف تک پہونچتا ہے زبان جل جاتی ہے اور منہ تنگ ہو جاتا ہے۔ حلق سے نیچے اُترتے ہی پہنیرٹے۔ معدے اور انتڑیوں[3] کو پھاڑ دیتا ہے ایک اور تالاب ہے جسکو غساق[4] کہتے ہیں۔ اسمیں کفاروں کا پسینہ۔ پیپ اور لہو بہ کر جمع ہوتا ہے۔ ایک چشمہ ہے جس کا نام غسلین[5] ہے اسمیں کفاروں کا میل کچیل جمع ہوتا ہے۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے خوفناک مکانات ہیں اہل دوزخ کے بہت چوڑے چکلے جسم بنا دیئے جائیں گے تاکہ سختی عذاب زیادہ ہو اور اُن کے ہر ایک رگ و ریشہ کو ظاہر اً و باطناً طرح طرح کے عذاب پہونچائیں گے۔ مثلاً جلانا۔ کچلنا۔ سانپ بچھوؤں کا کاٹنا۔ کانٹوں کا چبھونا۔ کھال کا چیرنا مکھیوں کو زخم پر بٹھانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ بسبب شدت گرمی آگ کے پہونچتے ہی اُن کے جسم جل کر نئے جسم پیدا ہو جایا کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک گھڑی[6] میں سات سو جسم بدلتے رہینگے۔ مگر یہ واضح رہے کہ جسم کے اصلی اجزا برقرار رہینگے صرف گوشت و پوست جل کر دوبارہ پیدا ہوتا رہیگا اور غم حسرت[7] ناامیدی خلل شکم۔ وغیرہ تکلیفات بقدر جسامت برداشت کرینگے بعض کافروں[8] کی کھال بیالیس بیالیس گز موٹی ہوگی۔ دانت

[1] فسوف یلقون غیا [2] قولہ تعالیٰ سارھقہ صعودا۔ [3] قولہ تعالیٰ یغلی فی البطون کغلی الحمیم [4] قولہ تعالیٰ الا حمیما و غساقا جزاء وفاقا [5] قولہ تعالیٰ ولا طعام الا من غسلین لا یاکلہ الا الخاطئون [6] قولہ تعالیٰ کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب [7] یہ مضمون متفرق آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے [8] ترمذی۔

پہاڑوں[1] کے مانند بیٹھنے میں تین[2] منزل کی مسافت کے برابر جگہ گھیرینگے۔ مدت دراز کے بعد سوائے دیگر عذاب[3] کے بھوک کا عذاب اسقدر سخت کردیا جائیگا کہ جو تمام عذابوں کے مجموعہ کے برابر ہوگا۔ آخر کار نہایت بیچین و بے قرار ہوکر غذا طلب کرینگے حکم ہوگا کہ درخت زقوم[4] کے پھل جو نہایت تلخ خاردار اور سخت ہے اور جو جہنم کی تہ میں پیدا ہوتا ہے اُنکو کھانے کو دیدو۔ جب اُس کو کھانا شروع کرینگے تو گلے[5] میں پھنس جائے گا۔ پس کہیں گے کہ دُنیا میں جب ہمارے گلوں میں لقمہ اٹک جاتا تھا تو پانی سے نگل لیا کرتے تھے۔ لہذا طالب آب ہوں گے حکم ہوگا کہ جہنم میں سے پانی پلادو پانی کے منہ تک پہنچتے ہی ہونٹ جل کر اتنے سُوجھ جائینگے کہ پیشانی وسینہ تک پہونچ جائینگے زبان سکڑ جائیگی۔ حلق ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا انتڑیاں پھٹکر پیخانہ کے راستہ سے نکل پڑینگی۔ اس حالت سے بیقرار[6] ہوکر سردار جہنم کے سامنے آہ وزاری کرینگے ہمکو تو مارڈے تاکہ ان مصائب سے نجات پائیں ہزار سال کے بعد وہ جواب دیگا کہ تم تو ہمیشہ اسی[7] میں رہوگے۔ پھر ہزار سال کے بعد خداوند کریم سے دعا کرینگے۔ اے خدائے قدوس ہماری جان لے لے اور اپنی رحمت سے اس عذاب سے نجات دیدے۔ ہزار سال کے بعد بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا۔ خبردار خاموش[8] رہو ہم سے استدعا نہ کرو۔ تمکو یہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ آخر کار مجبور ہوکر کہینگے[9] آؤ بھائیو صبر کرد۔ کیونکہ صبر کا پھل اچھا ہے۔ اور خداوند کریم کو تضرع وزاری کیساتھ ایک ہزار برس تک یاد کرینگے آخر بالکل نا اُمید ہوکر کہیں گے۔ بیقراری و صبر ہمارے حق میں برابر ہے۔ کسی طرح شکل نجات نظر نہیں آتی۔ اُن کو سر[10] کے بل کھڑا کیا جائیگا۔ اُن کے جسم مسخ ہوکر کتوں۔ گدھوں۔ بھیڑیوں۔ بندروں۔ سانپوں اور دیگر حیوانات وغیرہ وغیرہ کی شکل میں ہوجائینگے۔ دُنیا میں جو لوگ تکبر کرتے ہیں اُن کو میدان حشر میں لٹا کر پاؤں میں روند دیا جائیگا۔ یہ تو کفاروں کی حالت کا بیان ہے میدان محشر میں

---

[1] صحیح مسلم ۱۲ [2] ترمذی میں آیا ہے کہ اُنکے بیٹھنے کی جگہ میں اتنی مسافت ہوگی جتنی مکہ و مدینہ میں۔ اور مسلم میں ہے کہ اُن کے دونوں شانوں کے درمیان تین روز کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔ [3] یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے [4] قولہ تعالیٰ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ [5] قولہ تعالیٰ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا [6] قولہ تعالیٰ وَنَادَوْا یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ [7] قولہ تعالیٰ اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ [8] قولہ تعالیٰ اخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ [9] قولہ تعالیٰ سَوَآءٌ عَلَیْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ۔ سورہ ابراھیم [10] صحیح بخاری ومسلم وترمذی ۱۲

مسلمانوں کیحالت حسب مراتب گوناگوں ہوگی ۔ ایک جماعت جو خالصاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے ملاقات ومحبت وجدائی وفراق کرتی تھی ۔ خدا کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوگی ۔ اور بعض کو جو توکل سے آراستہ تھے اور مہمات دین ودنیا کو نہایت راستی سے انجام دیتے تھے اُن کے چہرے کو چودھویں رات کے چاند کے مانند بنا کر بےحساب وکتاب جنت کے لیے جُدا کر دیا جاویگا اور وہ لوگ بھی جو ترک دنیا کر کے اعلائے کلمۂ توحید میں شب وروز کوشاں تھے بے حساب وکتاب جنت کے لیے علیحدہ کر دیئے جائینگے اور اُن لوگوں کو بھی جو راتوں میں نہایت ادب وحضور قلب سے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے سادات الناس کا خطاب دیکر بے حساب وکتاب جنت کیلیئے جُدا کر دیا جائیگا اس کے بعد وہ جماعت جو ظاہراً وباطناً ہمیشہ ذکر وطاعت الٰہی میں مصروف رہتی تھی اور سختی وآسایش کیحالت میں یکساں حمد الٰہی کرتی تھی اشرف الناس کے خطاب سے ملقب کی جائیگی ۔ باقی ماندہ مسلمان ومنافقین مختلف گروہوں پر تقسیم کر دیئے جائینگے مثلاً نمازی نمازیوں میں روزہ دار روزے داروں میں حاجی حاجیوں میں سخی سخیوں میں ۔ مجاہدین مجاہدین میں ۔ منکسر المزاج اہل تواضع میں محسنین وخوش اخلاق اپنی جنس میں ۔ اہل ذکر وظیفہ گذار ۔ اہل خوف وترحم ۔ عادل منصف اہل شہادت اہل صدق ووفا علماء راسخین ۔ زہاد ۔ عوام کالانعام حکام ظالم خونی[1] وقاتل ۔ زانی دروغگو ۔ چور رہزن ماں باپ کو تکلیف دینے والے ۔ سود خوار ۔ رشوت خوار ۔ حقوق العباد کے تلف کرنے والے ۔ شراب خوار یتیموں وبیکسوں کے مال کھانے والے ۔ زکوٰۃ نہ دینے والے ۔ نماز نہ پڑھنے والے ۔ امانت میں خیانت کرنے والے ۔ عہد کے توڑنے والے وغیرہ وغیرہ مختلف گروہوں میں منقسم ہو کر اپنی جنس میں جا ملیں گے پھر ان گروہوں میں سے وہ لوگ جو مذکورہ صفات میں سے دو تین یا چار یا اس سے زیادہ اوصاف رکھتے ہوں ۔ جدا کر کے الگ گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائینگے ۔ مویشیوں کی زکوٰۃ[2] نہ دینے والوں کو میدان حشر میں پشت کے بل لٹا کر جانوروں کو حکم ہوگا کہ ان پر سے گزر کر پامال کر دو پس وہ بار بار گزر کر اُن کو روندتے رہینگے ۔ سود خواروں کے پیٹوں کو پھُلا کر اُن میں سانپ بچھو[3] بھر دیئے جائینگے اور آسیب زدہ حالت میں ہوں گے مصوّروں[4] کو یہ عذاب دیا جائیگا کہ اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں روح ڈالیں جھوٹا خواب بیان کرنے والوں کو مجبور[5] کیا جائیگا کہ دو جو کے دانوں میں گرہ لگائیں ۔

۱ قولہ تعالیٰ اُحشروا الذین ظلموا وازواجہم ۲ صحیح مسلم ۳ امام احمد وابن ماجہ ۴ صحیح بخاری ۵ صحیح بخاری ۔

چغلخوروں کے کانوں میں سیسہ پگھلاکر ڈالا جائیگا[۱]۔ اسیطرح بعض فاسقین بد سرزنش وسواخذہ ہوگا۔ جس وقت میدان محشر کفاروں سے بالکل خالی ہوجائیگا۔ اور ہر ملت وہر قرن کے مسلمان میدان حشر میں ایک جگہ جمع ہوجائیں گے تو خداے قدوس انپر ظاہر ہوکر فرمائیگا[۲]۔ اے لوگوں تمام مذاہب وادیان کے لوگ اپنی جگہ چلے گئے تم کیونکر اب تک یہاں ہو وہ عرض کرینگے کہ وہ تو اپنے معبودوں کے ساتھ چلے گئے۔ جب ہمارا معبود ہمکو اپنے ساتھ لیگا۔ اُسوقت ہم بھی اُس کے ساتھ چلیں گے۔ ارشاد باری ہوگا کہ میں ہوں تمہارا معبود۔ آؤ میرے ساتھ چلو۔ لیکن چونکہ آدمی اس صورت کو نہ پہچانینگے کہ یہ خدا کی تجلی ہے کہیں گے کہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں تو ہمارا معبود نہیں ہے۔ خدا فرمائیگا کیا تم نے اپنے معبود کو دیکھا ہے وہ کہیں گے ہماری کیا طاقت تھی کہ ہم اُسکو دیکھ سکتے۔ پھر خداوند کریم ارشاد فرمائیگا آیا تمہارے علم میں کوئی ایسی نشانی ہے جسکے ذریعے سے اُسکو پہچان سکو۔ وہ کہیں گے۔ ہاں۔ پس وہ تجلی پوشیدہ ہوکر دوسری تجلی نمایاں ہوگی جسکی پنڈلی سے پردہ اُٹھے گا[۳]۔ اُسکو دیکھتے ہی سب کہیں گے کہ تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور سب سربسجود ہوجائیں گے مگر منافقین بجاے سجدہ کرنیکے پشت کے بل گرینگے حکم ہوگا کہ دوزخ کو جنت و میدان حشر کے درمیان رکھو۔ اُسکے بعد اعمال کا حساب میدان حشر میں لیا جائیگا سب سے پہلے نماز کا حساب اسطور پر لیا جائیگا کہ اپنی تمام عمر میں کتنی نمازیں اُس نے پڑھی ہیں اور کتنی واجب ہیں اور ارکان وآداب ظاہری وباطنی اُس نے کیونکر ادا کیے ہیں۔ اور کس قدر نوافل پڑھے ہیں اور اگر اُس سے فرائض ترک ہوے ہوں تو ایک فرض کے عوض میں ستر نوافل قائم ہوسکیں گے[۴] نماز انسانی صورت میں حاضر ہوجائے گی۔ جو نمازیں بلا خشوع وخضوع وذکر الٰہی ودرود وظایف پڑھی گئی ہوں وہ بے دست وپا ہوں گی جن نمازوں میں ان امور مذکورہ کا لحاظ رکھا گیا ہو وہ نہایت آراستہ وپیراستہ ہوں گی۔ اس کے بعد دیگر عبادات بدنی کا بھی۔ مثلاً روزہ۔ حج۔ زکوۃ۔ جہاد اسی طور پر حساب وکتاب ہوگا۔ نیز زہد۔ حرص دینی علوم۔ خون۔ زخم۔ اکل وشراب ناجائز خرید وفروخت حقوق العباد وغیرہ وغیرہ کا

---

[۱] صحیح بخاری [۲] صحیح بخاری [۳] قولہ تعالیٰ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ

[۴] امام احمد ابوداؤد ۱۲

حساب ہوگا۔ ظالموں سے مظلوموں کو اسطور پر بدلہ دلایا جائیگا کہ اگر ظالم نے نیکیاں کی ہیں تو اُس کے حسب ظلم مظلوموں کو دلوائی جائیں گی۔ اور اگر نیکیاں نہیں ہیں تو مظلوم کے گناہ حسب اندازہ ظلم ظالم کی گردن پر ڈالے جائیں گے۔ البتہ ظالموں کا ایمان و عقیدہ نہ دیا جائیگا۔ بعض ایسے عالی ہمت بھی ہوں گے کہ خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے اپنی نیکیوں کو بغیر کسی عوض کے دوسروں کو بخشدینگے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ دو آدمی مقام میزان میں اس قسم کے حاضر ہوں گے کہ ایک کی نیکیاں و بُرائیاں برابر ہونگی دوسرا ایسا ہوگا کہ جسکی صرف ایک نیکی ہوگی اوّل الذکر کو حکم ہوگا کہ تو کہیں سے اگر ایک نیکی مانگ لائے تو نیکیوں کا پلڑا بڑھ جائے گا اور تو جنت کا مستحق ہو جائیگا وہ بیچارہ تمام لوگوں سے استدعا کرے گا مگر کہیں سے کامیابی نہ ہوگی آخر مجبور ہو واپس آئے گا جب آخر الذکر کو یہ حال معلوم ہو جائے تو کہیگا کہ بھائی میری تو صرف ایک ہی نیکی ہے اور باوجود اتنی خوبیوں کے مجھکو ایک نیکی بھی کسی نے نہ دی۔ بھلا مجھکو کون دے گا۔ یہ ایک نیکی بھی تو ہی لیلے۔ تاکہ تیرا کام تو بن جائے۔ میرا اللہ مالک ہے۔ خداوند کریم اپنے بے انتہا فضل و کرم سے ارشاد فرمائیگا۔ ان دونوں کو جنت میں لیجاکر ایک درجہ میں چھوڑ دو۔ **تمام چھوٹی و بڑی نیکیاں میزان میں داخل کر دی جائینگی** لیکن اُن کا وزن حسب عقیدہ ہوگا۔ یعنی جس قدر عقیدہ پختہ و خالص ہوگا اُتنی ہی زیادہ وزنی ہوں گی جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کی ننانوے بُرائیاں ہوں گی اور صرف ایک نیکی۔ تولتے وقت بارگاہ ایزدی میں عرض کرے گا اے خداوند میری اس نیکی کی اتنی بُرائیوں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے کہ تولی جائے۔ جب میں دوزخ ہی کا لائق ہوں تو بغیر تولے مجھکو بھیجدے۔ اس وقت ارشاد باری ہوگا کہ ہم ظالم نہیں۔ یہ ضرور تولی جائے گی۔ چنانچہ جس وقت وہ بُرائیوں کے مقابلہ میں تولی جائے تو اُس کا پلڑا جھک جائے گا۔ اور وہ مستحق جنت قرار پائیگا (شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں)، کہ میرے علم میں یہ نیکی شہادت فی سبیل اللہ ہے جو تمام عمر کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ واللہ اعلم اگرچہ پل صراط اور میزان کے متعلق علماء کا اختلاف ہے مگر اظہر یہ ہے کہ میزان بہت سی

لہ یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے۔

ہوں گی۔ چنانچہ آیۂ کریمہ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ سے یہی مفہوم ہے۔ اسی طور پر یہ بھی قیاس میں آتا ہے کہ پل صراط بھی بہت سے ہونگے خواہ ہر امت کے لئے یا ہر قوم کے لئے واللہ اعلم۔ قبل اس کے کہ میدان محشر سے پل صراط پر گذرنے کا حکم ہو تمام میدان محشر میں اندھیرا چھا جائے گا۔ پس ہر اُمت[1] کو اپنے اپنے پیغمبروں کے ساتھ چلنے کا حکم ہوگا اہل ایمان کو نور کی[2] دو دو مشعلیں عنایت ہونگی ایک آگے چلیگی دوسری دائیں جانب۔ اور جو اُن سے کمتر ہوں گے اُن کو ایک ایک مشعل دیجائیگی اور جو اُن سے کم ہوں اُن کے صرف پاؤں کے انگوٹھے کے آس پاس خفیف روشنی ہوگی اور اُن سے بھی جو گئے گذرے ہوں اُنکو ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی طرح روشنی دیجائیگی جو کبھی بجھیگی[3] اور کبھی روشن ہوگی جو منافق ہوں گے وہ ذاتی نور سے بالکل خالی ہوں گے بلکہ دوسروں[4] کے نور کی مدد سے چلیں گے یہاں تک کہ جسوقت یہ سب لوگ دوزخکے کنارے کے قریب جا پہونچیں گے تو دیکھیں گے کہ دوزخ کے اوپر پل صراط ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ حکم ہوگا کہ اس پر ہو کر جنت میں چلو وہ پندرہ ہزار سال کی مسافت میں ہے۔ جنمیں سے پانچ ہزار تو اوپر چڑھنے کے اور پانچ ہزار بیچ میں چلنے کے اور پانچ ہزار اُترنے کے ہیں۔ حاصل کلام جب میدان محشر سے پل صراطوں پر پہونچیں تو آواز ہوگی کہ اے لوگوں اپنی آنکھوں کو بند کر لو تا کہ فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پل سے گذر جائیں اس کے بعد بعض لوگ تو بجلی[5] کی چمک کی طرح۔ بعض ہوا بعض گھوڑے بعض اونٹ۔ بعض معمولی رفتار کی مانند پل صراط سے گذر جائینگے بعض لوگ نہایت محنت ومشقت کے ساتھ پل پر چلیں گے اس وقت دوزخ میں سے بڑے بڑے تیتے نکلیں گے جو اُن میں سے بعض کو تو چھوڑ دیں گے بعض کو کچھ کچھ کاٹیں گے اور بعض کو کھینچکر دوزخ میں ڈال دینگے۔ اسی طرح سے رشتہ امانت لوگوں کیساتھ

---

[1] قوله تعالى يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ [2] قوله تعالى يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ سورہ حدید [3] معالم التنزیل [4] قوله تعالى يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا [5] ترمذی وغیرہ

ہو جائیں گی۔ پس جنہوں نے اُنکی رعایت نہ کی ہو اُن کو دوزخ میں کھینچکر ڈال دینگے۔ اُسوقت
اعمال صالحہ مثلاً نماز روزہ درود وظایف وغیرہ لوگوں کے دستگیر ہوں گے۔ اور خیرات
آگ کے اور لہ اُنکے درمیان حائل ہو جائیگی۔ قربانی سواری کا کام دیگی اور اُس مقام
کے ہول کی وجہ سے کسی کی آواز تک نہ نکلے گی۔ مگر پیغمبر اُن امتوں کے حق میں رب سلّم سلّم
کہیں گے۔ جب مسلمان پل صراط پر چڑھ جائیں تو منافقین اندھیرے میں گرفتار ہو کر فریاد
کرینگے۔ بھائیوں ذرا ٹھیرنا تاکہ تمہارے نور کے طفیل سے ہم بھی چلے چلیں وہ جواب
دیں گے ذرا پیچھے چلے جاؤ۔ جہاں سے ہم نور لائے ہیں تم بھی وہیں سے لے آؤ۔ پس جب
پیچھے چلیں تو وہاں بے انتہا تاریکی اور ہول دیکھیں گے۔ آخر نہایت بے قرار ہو کر واپس
لوٹیں گے اور دیکھیں گے کہ پل صراط کے سرے پر ایک بہت بڑی دیوار قائم ہے اور در
دازہ بند ہو گیا ہے۔ پس نہایت ہی گڑگڑا کر مسلمانوں کو پکاریں گے کہ کیا دُنیا میں ہم تمہارے
ساتھ نہ تھے جواب ہمیں چھوڑے چلے جاتے ہو۔ وہ جواب دینگے کہ بے شک تم ہمارے
ساتھ تو تھے لیکن بظاہر۔ اور دل میں شک و شبہ کرتے ہوئے ہمارے حق میں بُرائیاں اور
کفاروں کی بھلائیاں چاہتے تھے۔ لہذا مناسب ہے کہ جن کا ساتھ دیتے تھے اُنہیں سے
جا ملو۔ اسی اثنا میں آگ کے شعلے اُنکو گھیر کر جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں پہنچا دیں گے
وہ مسلمان جو بجلی و ہوا کی رفتار کے موافق پل صراط پر سے گذر ینگے وہ پُل کو عبور کر کے
کہیں گے کہ ہمنے تو سنا تھا کہ رستہ میں دوزخ آئیگی لیکن ہمنے تو دیکھا بھی نہیں اور وہ لوگ جو
سلامتی کیساتھ گذر ینگے وہ بھی پُل صراط سے اُتر کر میدان میں اُن سے جا ملینگے دُنیا میں جو ایک
دوسرے سے شکایت رکھتے تھے وہ سب ایک ہو جائیں گے جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے جنت کا قفل کھول کر لوگوں کو داخل فرمائینگے یہاں پہونچکر

لہ صحیح بخاری میں آیا ہے اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ لہ صحیح بخاری و مسلم لہ قولہ تعالیٰ یَوْمَ یَقُولُ الْمُنَافِقُونَ
وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَاءَکُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَیْنَہُمْ بِسُوْرٍ
لَّہٗ بَابٌ بَاطِنُہٗ فِیْہِ الرَّحْمَۃُ وَظَاہِرُہٗ مِنْ قِبَلِہِ الْعَذَابُ یُنَادُوْنَہُمْ اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ قَالُوْا بَلٰی وَلٰکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ
وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ الآیۃ لہ ترمذی میں ہے انا اخذ بحلقۃ باب الجنۃ (?) انا اول من یدخل الجنۃ

تیسری — چوتھی شفاعت

آپ اپنی امت کی تفتیش حال کرینگے۔ اُسوقت آپکی اُمت تمام اہل جنت کا چہارم حصہ ہوگی دریافت حال کے بعد جب آپ کو معلوم ہو جائے کہ ابھی میری اُمت میں سے ہزارہا آدمی دوزخ میں پڑے ہیں تو بوجہ اِس کے کہ آپ رحمت اللعالمین ہیں غمگین ہوکر درگاہ الٰہی میں عرض کرینگے اے خدا میری اُمت کو دوزخ سے خلاصی دے یہ شفاعت بھی شفاعت کبریٰ کے مانند جو آں جناب نے کی تھی ہوگی۔ یعنی سات روز تک سر بسجود رہکر عجیب و غریب حمد و ثنا بیان فرمائینگے تب بارگاہ الٰہی سے حکم ہوگا کہ جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر ایمان ہو اُسکو دوزخ سے نکال لاؤ۔ آپ کو دیکھ کر دوسرے پیغمبرؑ بھی اپنی اپنی امتوں کی شفاعت کرینگے۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الٰہی فرشتوں کو اپنے ساتھ لے کر بمعیت اُمت دوزخ کے کنارے پہونچیں گے اور فرمائیں گے اپنے اپنے رشتہ داروں اور واقف کاروں کو یاد کرکے اُن کی نشانی بتاؤ تاکہ یہ فرشتے اُن کو دوزخ سے نکال لیں چنانچہ ایسا ہی ہوگا۔ علاوہ ازیں شہدا کو ستر۔ حافظوں کو دس علمار کو حسب مراتب لوگوں کی شفاعت کا حق ہوگا۔ جب آپ اُن کو لیکر جنت میں تشریف لائینگے تو آپ کی اُمت اس وقت تمام اہل جنت کا تیسرا حصہ ہوگی پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تفتیش فرمائینگے کہ اب میری اُمت میں سے کس قدر دوزخ میں باقی ہیں۔ جواب ہوگا کہ حضور ابھی تو ہزارہا دوزخ میں موجود ہیں آپ پھر بدستور سابق بارگاہ ایزدی میں شفاعت کرینگے۔ حکم ہوگا کہ جس کسی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اُسکو دوزخ سے نکال لاؤ۔ پس آپ بدستور سابق علما اولیا شہدا وغیرہ کو دوزخ کے کنارے لیجاکر فرمائیں گے کہ اپنے اپنے رشتہ داروں۔ واقف کاروں وغیرہ کو یاد اور پہچان کرکے دوزخ سے نکلواؤ۔ اُسوقت بھی ہزارہا آدمی دوزخ سے رہا ہوکر جنت میں داخل ہو جائینگے۔ اب آپکی اُمت تمام اہل جنت کا نصف حصہ ہوگی۔ اس شفاعت کے بعد آپ پھر دریافت فرماکر بدستور ہائے سابق شفاعت کرینگے۔ ارشاد باری ہوگا کہ جسکے دل میں آدھے ذرہ کے برابر بھی ایمان ہو اُسکو دوزخ سے نکال لو۔ پس بدستور سابق ایک بہت بڑی تعداد جہنم سے برآمد ہوکر جنت میں داخل ہوگی اُسوقت آپ کی اُمت تمام اہل جنت سے دو چند

۵۱ صحیح بخاری و مسلم شریف ۵۲ صحیح بخاری و مسلم شریف ۵۳ صحیح بخاری ۵۴ صحیح بخاری و مسلم شریف۔

ہو جائیگی اور موحدین میں سے کوئی شخص دوزخ میں نہیں رہیگا۔ مگر وہ موحدین جنکو انبیا علیہم السلام کا توسل حاصل نہو یعنی اُنکو پیغمبروں کے آنیکا علم نہیں ہوا ہو نہ کہ وہ جو پیغمبروں کو معلوم کر کے منحرف ہو گئے ہوں۔ اُن کے حق میں بھی حضور اقدس صلعم شفاعت کرینگے مگر خداوند کریم فرمائیگا کہ اُنسے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اُنکو میں خود بخشونگا اسی اثنا میں مشرکین اور اُن موحدین میں نزاع ہوگا۔ مشرکین بطور طعنہ کہینگے کہ تم تو توحید کے متعلق دُنیا میں ہمسے جھگڑتے تھے اور اپنے تئیں سچے بتاتے تھے مگر معلوم ہوا کہ تمہارا خیال محض خام تھا۔ دیکھو ہم اور تم یکساں ایک ہی بلا میں مبتلا ہیں۔ پس اُس وقت خدائے قدوس فرمائیگا کیا اُنہوں نے شرک و توحید کو یکساں سمجھ لیا ہے۔ قسم ہے عزت و جلال کی کہ میں کسی موحد کو مشرک کے برابر نہ کرونگا پس اُن تمام موحدین کو اُس روز کے آخر میں جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہو دوزخ سے اپنے دست قدرت سے نجات دیگا۔ اُسوقت اُن لوگوں کے جسم کوئلے کی طرح سیاہ ہوں گے۔ لہذا آب حیات کی نہر میں جو جنت کے دروازوں کے سامنے ہے غوطہ دینگے جس سے اُن کے بدن صحیح و سالم ہو کر تروتازہ ہو جائیں گے۔ اور ایک مدت کے بعد جنت میں داخل ہوں گے مگر اُن کی گردنوں پر ایک سیاہ داغ رہیگا اور اہل جنت میں اُن کا لقب جہنمی ہوگا پس وہ ایک مدت کے بعد درگاہ الٰہی میں عرض کرینگے خداوندا جب تونے دوزخ سے ہمکو نجات دی تو اس نشان و لقب کو بھی اپنے فضل و کرم سے ہم سے دُور کر دے۔ پس خدا کی مہربانی سے وہ نشان اور لقب بھی اُن سے دور ہو جائیگا۔ سب سے آخری شخص جو دوزخ سے برآمد ہو کر جنت میں داخل کیا جائیگا ایک ایسا شخص ہوگا کہ اُسکو دوزخ سے نکالکر کنارہ پر بٹھا دیا جائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اُسکو ہوش آئیگا تو کہیگا کہ میرے منہ کو یہاں سے پھیر دو۔ پس اُس سے عہد لیا جائیگا کہ اس کے سوا اور کچھ تو نہ مانگے گا۔ جب وہ پختہ عہد کر لیگا تو اُس کا منہ پھیر دیا جائیگا۔ جب وہ قریب جنت کی جانب نظر کرے گا تو اُس کو نہایت تروتازہ درخت دکھائی دینگے پس وہ شور مچائیگا الٰہی مجھکو وہاں پہونچا دے پھر اُس سے بدستور سابق عہد لیکر وہاں پہونچا دیا جائیگا اور اسی ترتیب سے خوشنما درخت و عمدہ مکانات کو دیکھکر نقض عہد کرتا ہوا جنت کے پاس پہونچ جائیگا جب وہ

سلہ صحیح بخاری و مسلم شریف ۵۲ صحیح بخاری و صحیح مسلم ۵۳ بمضمون آخر تک صحیح بخاری

جب وہ جنت کی تروتازگی ورونق دیکھیگا۔ تو تمام عہود سابقہ کو توڑ کر نہایت گڑگڑا کر جنت میں داخل ہونیکا خواستگار ہوگا لیکن جب اسکو جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملجاے گی تو اس خیال میں پڑجائیگا کہ جنت تو معمور ہوچکی ہے اب میرے لیے مکان کی گنجائش کہاں ہوگی۔ حق تعالیٰ فرمائیگا۔ جا۔ وہاں جگہ کی کمی نہیں ہے۔ عرض کرے گا کہ خداوندا شاید تو مجھ سے تمسخر کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہی خداوند کریم فرمائیگا کہ جسقدر تجھے مانگنا ہو مانگ لے میں اُس سے دوچند عطا کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوگا اور یہ اہل جنت میں سے ادنیٰ کا مرتبہ ہے۔ حاصل کلام جب تمام اہل جنت اپنے اپنے مقاموں پر برقرار ہوجائینگے تو ملاقات کیوقت ایک دوسرے سے کہینگے فلاں دوزخی ہم سے حق باتوں میں جھگڑتا تھا نہ معلوم اب وہ کس حالت میں ہی پس ایک کھڑکی کھولدی جائیگی اور بینائی میں قوت عطا کی جائیگی کہ جس سے وہ دوزخی کو دیکھ لیں گے۔ دوزخی بہت آہ وزاری کرکے جنت کے کھانے اور پانی کو طلب[1] کرے گا یہ جواب دیں گے کہ جنت کی نعمتوں کو خدا نے تمپر حرام کردیا ہی۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو کیونکر سچا پایا۔ کیونکہ ہمنے تو تمام وعدوں کو بے کم وکاست بجا ودرست پایا وہ نہایت ہی پشیمانی اور عاجزی ظاہر کریگا اس کے بعد اہل جنت کھڑکی بند کرلیں گے۔ پھر اہل جنت اپنے اہل وعیال کی دریافت کرینگے۔ فرشتے جواب دینگے کہ وہ سب حسب اعمال جنت میں اپنے اپنے مکانوں میں موجود ہیں اہل جنت کہیں گے کہ ہمکو بغیر اُن کے کچھ لطف نہیں آتا اُنکو ہم تک پہنچادو ملائکہ جواب دینگے کہ یہاں ہر شخص اپنے عمل کے موافق رہ سکتا ہی اس سے تجاوز کا حکم نہیں۔ پس وہ خدائے قدوس کی بارگاہ میں عرض کرینگے کہ خداوندا تجھپر روشن ہی کہ ہم جب تک دنیا میں تھے تو کسب معاش کرتے تھے اور اس سے اپنے اہل وعیال کی پرورش ہوتی تھی اور وہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوتی تھی اب جب تونے بلامشقت ایسی ایسی نعمتیں عنایت فرمائیں تو ہم اُن کو کیونکر محروم کرسکتے ہیں اُمیدوار ہیں کہ اُن کو ہمسے ملادیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ[2] ہوگا کہ اُن کی اولادوں کو اُن تک پہنچادو

له قولہ تعالیٰ وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ سورہ اعراف ۔ ٢ه قال اللہ تعالیٰ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ سورہ طور۔ اہل جنت سے اُن کی اولاد کو ملادیں گے

اُن کو عیش و آرام کے سامان بھی ساتھ ہی پہونچا دو تاکہ اُن کو کسی بات کی تنگی نہو۔ پس اہل و عیال کو
اُنسے ملا دیا جائیگا اور انکو اصلی اعمال کی جزا کے علاوہ والدین کے طفیل سے بہت کچھ عطا ہوگا۔
اندرون جنت میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو درجات عالیہ کے لیے شفاعت کرنے کا
حق حاصل ہوگا۔ اور لوگ جتنی زیادہ حضور سے محبت رکھتے ہوں گے اُتنے ہی مراتب اپنے استحقاق
سے زیادہ حاصل کرینگے۔ جب تمام لوگ دوزخ وجنت میں داخل ہو چکیں تو جنت ودوزخ کے
درمیان منادیٰ[1] ہوگی کہ اے اہل جنت۔ جنت کے کناروں پر آجاؤ۔ اور اہل دوزخ۔ دوزخ
کے کناروں پر آجاؤ۔ اہل جنت کہیں گے ہم کو تو ابد الآباد کا وعدہ دلاکر جنت میں داخل کیا
ہے اب کیوں طلب کرتے ہو اور اہل دوزخ نہایت خوش ہو کر کناروں کی طرف دوڑینگے
اور کہیں گے شاید ہماری مغفرت کا حکم ہوگیا۔ پس جسوقت سب کناروں پر آجائیں تو اُنکے
مابین موت کو چتکبرے مینڈھے کی شکل میں حاضر کر دیا جائیگا۔ اور لوگوں سے کہا جائیگا
کیا اس کو پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں جانتے ہیں۔ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جسنے
موت کا پیالہ نہ پیا ہو۔ اس کے بعد اُسکو ذبح کر دیا جائے گا کہتے ہیں کہ اُسکو حضرت یحییٰ ذبح
کریں گے۔ پھر وہ منادی آواز دے گا۔ اے اہل جنت ہمیشہ کے لیے رہو کہ اب
موت نہیں۔ اور اے اہل دوزخ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو کہ اب موت نہیں۔ اہل جنت اس قدر
خوش ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ شادی مرگ ہو جاتے۔ اور اہل دوزخ اسقدر رنجیدہ
ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ غم کے مارے مرجاتے۔ اس کے بعد حکم ہوگا کہ دوزخ
کے دروازوں کو بند کر کے اُس کے پیچھے بڑے بڑے آتشی شہتیر بطور پشتیبان لگا دو
تاکہ دوزخیوں کو نکلنے کا خیال بھی نہ رہے اور اہل جنت کو جنت میں ابد الآباد رہنے کا
یقین واطمینان ہو جائے۔ جنت کی دیواریں[2] سونے اور چاندی کی اینٹوں اور
اور مشک وزعفران کے گارے سے بنی ہوئی ہیں۔ اسکی سڑکیں اور پٹڑیاں زمرد
یاقوت اور بلور سے۔ اس کے باغیچے نہایت پاکیزہ ہیں۔ جن میں بجائے بجری زمرد۔
یاقوت اور موتی وغیرہ پڑے ہیں۔ اس کے درختوں کی چھالیں طلائی ونقرئی ہیں۔

---

[1] صحیح بخاری ومسلم شریف [2] امام احمد وترمذی ودارمی۔

شاخیں بے خار و بے خزاں اس کے میووں میں دنیا کی نعمتوں کی گوناگوں لذتیں ہیں ان کے نیچے ایسی نہریں ہیں جن کے کنارے پاکیزہ اور جواہرات سے مرصع ہیں۔ ان نہروں کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جن کا پانی نہایت شیریں[1] و خنک ہے۔ دوسری وہ جو ایسے دودھ[2] سے لبریز ہیں جس کا مزا نہیں بگڑتا۔ تیسری ایسی شراب[3] کی ہیں جو نہایت فرحت افزا و خوش رنگ ہے۔ چوتھی نہایت صاف و شفاف شہد[4] کی ہیں۔ علاوہ ان کے تین قسم کے چشمے ہیں ایک کا نام کافور[5] ہے۔ جن کی خاصیت خنکی ہے۔ دوسرے کا زنجبیل[6] ہے جس کو سلسبیل بھی کہتے ہیں۔ اس کی خاصیت گرم ہے مثل چاء و قہوہ۔ تیسرے کا نام تسلیم[7] ہے جو نہایت لطافت کے ساتھ ہوا میں معلق جاری ہے۔ ان تینوں چشموں کا پانی مقربین کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن اصحاب یمین کو بھی جو ان سے کمتر ہیں اُن میں سے سر بمہر گلاس مرحمت ہوں گے جو پانی پینے کے وقت گلاب اور کیوڑہ کی طرح سے اسمیں سے تھوڑا تھوڑا ملا کر پیا کریں گے اور دیدار الٰہی کے وقت ایک اور چیز عنایت ہوگی جس کا نام شراب طہور[9] ہے جو ان تمام چیزوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ جنت کے درخت باوجود نہایت بلند و بزرگ و سایہ دار ہونے کے اسقدر با شعور ہیں کہ جس وقت کوئی جنتی کسی میوہ کو رغبت کی نگاہ سے دیکھے گا تو اُسکی شاخ اس قدر نیچے کو جھک جائے گی کہ بغیر کسی مشقت کے وہ اُسکو توڑ لیا کریگا جنت کے فرش و فروش و لباس وغیرہ نہایت عمدہ و پاکیزہ ہیں اور ہر شخص کو وہی لباس عطا کیے جائیں گے جو اُس کو مرغوب ہوں گے اور مختلف اقسام کے لباس ہوں گے سندس[10] استبرق اطلس۔ زربفت وغیرہ اور بعض ان میں سے ایسے نازک و باریک ہوں گے کہ ستر تہوں[11] میں بھی

---

[1] قولہ تعالیٰ فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ [2] قولہ تعالیٰ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ [3] قولہ تعالیٰ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ [4] قولہ تعالیٰ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی [5] قولہ تعالیٰ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا [6] قولہ تعالیٰ یُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا [7] قولہ تعالیٰ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ [8] یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ [9] قولہ تعالیٰ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا [10] قولہ تعالیٰ عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ [11] ترمذی

بدن نظر آئیگا۔ جنت میں نہ سردی ہو نہ گرمی نہ آفتاب کی شعاعیں نہ تاریکی۔ بلکہ ایسی حالت ہو جیسے طلوعِ آفتاب سے کچھ پیشتر ہوتی ہے مگر روشنی میں ہزار ہا درجے اس سے برتر ہوگی۔ جو عرش کے نور کی ہوگی نہ کہ چاند سورج کی چنانچہ ایک[1] روایت میں آیا ہے کہ اگر وہاں کا لباس و زیور زمین پر لایا جائے تو وہ اپنی چمک دمک سے جہان کو اس قدر روشن کردے گا کہ آفتاب کی روشنی اُس کے سامنے ماند ہوجائے گی جنت میں ظاہری کثافت و غلاظت یعنی پیشاب[2]۔ پیخانہ۔ حدث۔ تھوک۔ بلغم۔ ناک کا رینٹ۔ پسینہ و میل بدن۔ وغیرہ بالکل نہوں گے صرف سر پر بال ہوں گے۔ اور ڈاڑھی مونچھ و دیگر قسم کے بال جو جوانی میں[3] پیدا ہوتے ہیں بالکل نہوں گے۔ اور نہ کوئی بیماری ہوگی اور باطنی کثافتوں یعنی کینہ و بغض حسد[4]۔ تکبر عیب جوئی۔ غیبت وغیرہ سے دل صاف ہوں گے۔ سونے کی حاجت نہ ہوگی۔ اور خلوت و استراحت کے لیے پردہ والے مکانوں میں میلان کریں گے۔ ملاقات اور ترتیب مجلس کے وقت صحن اور میدانوں میں میلان کریں گے۔ ان کی غذاوں کا فضلہ[5] خوشبودار ڈکاروں اور معطر پسینہ سے دفع ہوا کرے گا جس قدر کھائیں گے فوراً ہضم ہوجایا کرے گا بدہضمی اور گرانی شکم کا نام تک نہ ہوگا۔ جماع میں نہایت حظ حاصل ہوگا اور انزال ایک نہایت فرحت بخش ہوا کے نکلنے سے ہوا کرے گا نہ کہ منی سے جماع کے بعد عورتیں پھر باکرہ ہوجایا کریں گی مگر بکارت کے ازالہ کی تکلیف اور خون وغیرہ کے نکلنے سے پاک ہونگی۔ سیر و تفریح کے واسطے ہوائی سواریاں اور تخت ہوں گے۔ جو ایک گھنٹہ میں ایک مہینے کا راستہ طے کرتے ہوں گے جنت[6] میں ایسے برج اور بنگلے ہوں گے جو ایک ہی یاقوت یا موتی یا زمرد یا دیگر جواہرات سے رنگ برنگ بنے ہوں گے جن کی بلندیاں و عرض ساٹھ ساٹھ گز ہوں گی۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ کسی مکان کی بلندی و عرض یکساں نہ ہو تو مکان ناموزوں ہوتا ہے۔ اہل جنت کی خدمت راحت۔ آسائش و آرام وغیرہ کے لیے حور غلمان و ازواج موجود ہوں گے جنت آٹھ ہیں جن میں سے سات تو سکونت کے لیے مخصوص ہیں اور آٹھویں دیدار الٰہی کے لیئے۔ جس کو بارگاہ الٰہی بھی کہہ سکتے ہیں جنتوں کے نام

---

[1] ترمذی [2] صحیح بخاری و مسلم شریف [3] ترمذی شریف [4] صحیح بخاری و صحیح مسلم [5] صحیح مسلم [6] صحیح بخاری و مسلم شریف۔

جسب ذیل ہیں جنت الماوی۔ دار المقام و دار السلام دار الخلد جنت النعیم جنت الفردوس۔ جنت العدن جنت الفردوس یہ جنت الفردوس تمام جنتوں سے برتر و اعلیٰ ہے اور اسمیں سب سے بہتریں طبقہ جنت العدن ہے۔ جہاں تجلیات الٰہی نمودار ہوتی ہیں اور گوناگوں بے اندازہ نعمتیں عطا فرمائی جاتی ہیں مگر آٹھویں جنت کے نام میں علما کا اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ علیین ہے۔ لیکن قرآن مجید میں آیا ہے کہ علیین[۱] اہل جنت کا دفتر اور مقرب فرشتوں اور بنی آدم کی حاضری کا مقام ہے نہ کہ طبقہ جنت بعض علما نے اس کو جنت الکثیف کہا ہے اور اس کی تائید اس حدیث[۲] سے ہوتی ہے کہ مسلمان مشک کے ٹیلوں پر جمع ہوں گے۔ پس ایک ہوا چلے گی کہ جس سے مشک اُڑ کر اُن کے کپڑوں اور چہروں پر پڑیگا اور اُن کی معطری پہلے سے دُگنی ہو جائیگی۔ اسی اثنا میں خدائے قدوس کی تجلیات کا ظہور ہوگا جس سے ہر شخص کو بقدر استعداد انوار برکات مرحمت ہوں گے اور کلام بھی ہوگا۔ اس فقیر کے خیال میں اس کا نام معقد الصدق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس آیہ کریمہ[۳] اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ سے یہی مفہوم ہوتا ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جنت کے درجے عدد میں اتنے ہیں جتنی کلام مجید کی آیتیں۔ اور تمام درجوں سے برتر و بالا وہ درجہ ہے کہ جس کا نام وسیلہ[۴] ہے اور یہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہے۔ اس کا خاصہ یہ ہے کہ اس کا رہنے والا وزیر کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اہل جنت میں سے کسی کو کوئی نعمت بغیر اُس کے طفیل کے نہ پہونچیگی اور یہ طبقے اس طرح ایک دوسرے پر حائل نہیں ہیں جیسے مکانوں کی چھتیں بلکہ اُن تمام کی چھت عرش الٰہی ہے اور یہ اس طریقہ پر ہیں جیسے باغ کے نیچے کا حصہ اُوپر کا حصہ اور اُن درجات کی وسعت پر سوائے رب العزت کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اور نیچے کے درجہ والوں کو اوپر کے درجہ والے اس طرح نظر آئیں گے گویا آسمان کے کناروں پر ستارے ہیں۔

---

[۱] قولہ تعالیٰ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ [۲] ترمذی و ابن ماجہ [۳] جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ بہشت کے باغوں اور نہروں میں سچی دعوت کی جگہ بادشاہ (دو جہاں) قادر مطلق کے مقرب ہوں گے [۴] صحیح بخاری و مسلم شریف۔

اس قدر معلوم ہے کہ جنت الماوی سب سے نیچے۔ جنت العدن وسط میں اور جنت الفردوس[1]
سب سے اوپر ہے۔ اہل جنت میں سے ادنیٰ شخص کو دنیاوی آرزوؤں سے دس گنا مرحمت ہوگا
اور بعض روایتوں میں ہے کہ ادنیٰ اہل جنت کی ملک حشم و خدم۔ اسباب و لذت وغیرہ وغیرہ اسی
سال کی مسافت کے برابر پھیلاؤ میں ہوں گے اور جنت کے بعض بڑے بڑے میوے ایسے
ہوں گے کہ جس وقت اسکو جنتی توڑے گا تو اسمیں سے نہایت خوبصورت پاکیزہ عورت مع لباس
فاخرہ و زیور کے برآمد ہوگی۔ اور اپنے مالک کی ہمنشین و خدمت گذار ہوگی۔ اہل جنت کے
قد و قامت مانند حضرت آدم کے ساٹھ[2] ساٹھ ہاتھ ہوں گے اور دیگر اعضا بھی انھیں قد و قامت
کے مناسب ہوں گے۔ بلحاظ صورت نہایت حسین و جمیل ہوں گے اور ہر ایک عین[3] شباب کی حالت
میں ہوگا۔ ذکر الٰہی اس طرح بے تکلف دل اور زبانوں[4] پر جاری ہوگا۔ جیسے کہ دنیا میں سانس
اور جیساکہ جنت کی نعمتوں سے بدن کو لذت حاصل ہوگی اسی طرح سے باطنی لذات یعنی انوار و
تجلیات الٰہی بھی حاصل ہوتی رہینگی۔ مثلاً جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سبحان اللہ ہے
جیساکہ ذائقہ میں لذت دیتا ہے۔ اسیطرح خدا کی تنزیہ و تسبیح کی لذت سے آگاہ کرتا ہے جنت
کی سب سے بہتر و افضل نعمت[5] دیدار الٰہی ہے دیدار الٰہی سے مشرف ہونے کی حیثیت سے لوگوں
کی چار قسمیں ہوں گی۔ ایک تو وہ جو سال بھر میں ایک مرتبہ۔ دوسرے وہ[6] جو ہر جمعہ کو تیسرے
وہ جو دن میں دو دفعہ مشرف ہوں گے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صبح و عصر کی نماز نہایت خضوع
و خشوع سے پڑھنے سے اس دیدار میں بڑی مدد ملتی ہے۔ چوتھی جماعت اخص الخاص بمنزلہ غلمان
و خدام[7] ہر وقت بارگاہ الٰہی میں حاضر رہیں گے۔ طریقہ دیدار[8] یہ ہوگا کہ سات طبقوں کے اوپر
آٹھویں طبقہ میں ایک کشادہ وسیع میدان زیر عرش موجود ہے۔ وہاں نور۔ زمرد۔ یاقوت موتی
چاندی اور سونے وغیرہ کی کرسیاں حسب مراتب رکھی جائینگی۔ اور جن[9] لوگوں کے لئے کرسیاں
نہیں ہیں اُن کو مشک و عنبر کے ٹیلوں پر بٹھائیں گے اور ہر شخص اپنی جگہ نہایت خوش و خرم ہوگا
دوسروں کے مراتب کی افزونی کی وجہ سے اُسکو کسی طرح کا خیال نہوگا۔ اور اسی اثنا میں ایک

---

[1] صحیح بخاری و مسلم [2] صحیح بخاری و مسلم [3] صحیح بخاری و مسلم [4] صحیح مسلم [5] صحیح مسلم [6] صحیح مسلم [7] صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ [8] مسند امام احمد و ترمذی [9] یہ مضمون آخر تک ترمذی و ابن ماجہ میں آیا ہے۔

نہایت فرحت افزا ہو چلکر ان پر ایسی ایسی پاکیزہ خوشبوئیں چھڑک دیگی جو اُنھوں نے
نہ کبھی دُنیا میں اور نہ بہشت میں دیکھی ہوں گی اُسوقت خداوندکریم اُن پر اس طور جلوہ افروز
ہوگا کہ کوئی شخص ایک دوسرے کے درمیان حائل نہوگا۔ اور ہر شخص کو اسقدر قرب حاصل ہوگا
کہ وہ اپنے دل کے رازوں کو اس طرح عرض کریگا کہ دوسرے کو خبر نہوگی اور خدائے قدوس
کے خطاب کو بیتاّ وجہر اُسنے گا۔ اسی اثنا میں حکم ہوگا کہ شراب طہور اور نہایت لذیذ نعمتوں سے
اُن کو سرفراز کرو دیدار الٰہی دیکھنے والوں کو اسقدر استغراق ہوگا کہ لذت دیدار کے سوا
تمام چیزوں کو بھول جائیں گے۔ جب یہاں سے رخصت ہوں گے تو رستہ میں ایک بازار
دیکھیں گے کہ جس میں ایسے ایسے تحفے و تحائف مہیا ہوں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہوں گے
نہ کان نے سنے ہوں گے۔ جو شخص جس کا طالب ہوگا مرحمت کی جائیگی جنت میں تین قسم کے
راگ ہوں گے ایک تو یہ کہ جس وقت ہوا چلیگی تو درخت طوبیٰ کے ہر پتے و شاخ سے خوش الحان
آوازیں[1] سنائی دیں گی کہ جس سے سامعین محو ہو جایا کریں گے اور جنت میں کوئی گھر ایسا
نہ ہوگا کہ جس میں درخت طوبیٰ کی شاخ نہ ہو۔ دوم یہ کہ جس طرح شادی بیاہ وغیرہ میں ترتیب
اجتماع و سماع کرتے ہیں اسی طرح جنت میں حوریں اپنی خوش الحانیوں سے ہر روز اپنے مالکوں کو
محظوظ کرینگی تیسرے یہ کہ دیدار الٰہی کے وقت بعض مقرب خوش الحان بندوں کو جیسے حضرت
اسرافیل و حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ خدا کی پاکی بیان کرو۔ اس وقت ایک ایسا عجیب
لطف حاصل ہوگا کہ تمام سامعین پر وجد طاری ہو جائیگا خدام اہل بہشت تین قسم کے ہوں گے
ایک ملائکہ جو خدائے قدوس اور اُن کے مابین بطور قاصد ہوں گے دوم غلمان[2] جو حوروں
کی طرح ایک جدا مخلوق ہیں وہ ہمیشہ ایک عمر رہیں گے۔ اور مثل بکھرے ہوئے موتیوں
کے چاروں طرف خدمت کرتے پھریں گے۔ تیسری اولاد مشرکین جو قبل از بلوغ انتقال
کر چکی ہوگی۔ بطور خدام رہیں گے۔ بعض لوگ بوجہ اس کے کہ اُن کی نیکیاں و بدیاں برابر ہونگی
نہ تو جنت کے مستحق ہوں گے نہ دوزخ کے بلکہ پُل صراط سے اُترتے ہی جہنم کے کنارے پر روک
دیئے جائیں گے۔ نیز وہ لوگ جن تک دعوت پیغمبراں نہ پہونچی ہوگی اور اُنھوں نے نہ تو نیک

۱؎ ترمذی ۲؎ قولہ تعالیٰ ویطوف علیہم غلمان لہم کانہم لؤلؤ مکنون۔

اعمال کیئے ہوں گے نہ کوئی بدی و شرک کیا ہو بلکہ چوپایوں کی طرح سے کھانے پینے اور جماع وغیرہ میں عمر بسر کرتے رہے ہوں اور وہ لوگ بھی جو فساد عقل و جنون کی وجہ سے حق اور باطل میں امتیاز کرنیسے قاصر رہے ہوں اُس مقام میں جس کا نام اعراف[1] ہے تا اختتام روز حشر کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے رہیں گے اور دخول جنت کے توقع رکھتے ہوں گے پھر ایک عرصہ کے بعد محض فضل الٰہی سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور بمنزلہ خدام رہیں گے اور جنوں میں جو کافر ہوں گے وہ دوزخ میں رہیں گے اور جو صالحین ہوں گے وہ دائمی راحت میں رہیں گے۔ کیونکہ جن والنس دونوں مُکلف بالشرع ہیں جیسا کہ سورہ رحمٰن[2] میں بار بار ذکر آیا ہے اور پرندوں اور چوپایوں کا بھی حشر ہوگا اسی طرح پر کہ مظلوم ظالم سے بدلہ لیگا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم ما فرطنا فی الکتاب من شیء ثم الی ربھم یحشرون۔ جب ایک دوسرے سے بدلہ لے چکیں تو اُن کو خاک کردیا جائیگا مگر حسب ذیل چند اشیا کو فنا نہ ہوگی مثلاً جانوروں میں سے حضرت اسمٰعیل کا دُنبہ۔ حضرت صالح کی اونٹنی۔ اصحاب کہف کا کتا۔ نباتات میں سے اسطوانہ حنانہ (یعنی وہ ستون جو ممبر بننے سے پیشتر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اُسکے سہارے سے وعظ فرمایا کرتے تھے) مکانات میں سے خانہ کعبہ۔ کوہ طور۔ صحرائے بیت المقدس اور وہ جگہ جو حضور انور صلعم کے روضہ مقدسہ اور مابین منبر واقع ہے۔ انکو مناسب صورتوں کیساتھ جنت میں داخل کردیا جائیگا حاصل کلام اہل دوزخ ہمیشہ دوزخ میں اور اہل جنت ابدالآباد تک جنت میں رہینگے اور بے شمار نعمتوں سے کہ لاعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر) مالامال رہینگے۔ خداوند کریم ہم تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالایمان کرے اور ہول قبر و حشر سے نجات دیکر جنت میں پہونچائے اور اپنی خوشنودی اور رضامندی میں رکھے بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ الطاہرین الراجی الی رحمت ربہ الصمد نور محمد وفقہ اللہ التزود للغد

تمت بالخیر

---

[1] وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم ۱۲

[2] اس سورۃ میں اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ نے جن والنس دونوں کو تثنیہ کے صیغے سے مخاطب فرمایا ہے فبای الاء ربکما تکذبان سنفرغ لکم ایہ الثقلان فبای الاء ربکما تکذبان یا معشر الجن والانس الایہ ۱۲ ابن جریر وکمالین۔

صحیح در دنیتی کا نقشہ کھینچکر دکھایا گیا ہے ۱۲؍

مجموعہ فتاوی مولوی اشرف علی صاحب مسمّی بامداد الفتاوی اور جسکی چار جلدیں ضخیم میں کل مسائل فقہی ابوابوں پر مرتب ہیں زمانہ حال کی ضرورتوں کے لحاظ سے جزئی مسائل اسمیں بکثرت ہیں جو پہلے لوگوں کے فتاووں میں نہیں ہیں۔ قیمت ے؍

جواہر خمسہ کامل قیمت ۱۳؍

اجتہاد مصنفہ مولوی نذیر احمد صاحب اسمیں مذہب کے تمام مسائل سائلانہ و مجیبانہ طور پر حل کردیے گئے ہیں قیمت عہ؍

الہارون اسمیں خلیفہ ہارون رشید کے مفصل حالات وسوانح عمری اور اسلامی سلطنت کا عروج زمانہ جاہلیت کے دلچسپ حالات ہیں قیمت عہ؍

شہادت الاسلام۔ اسمیں عیسائیوں کے جملہ سوالات کے جواب دیے گئے ہیں کثرت ازواج اور مسئلہ جہاد کو پیغمبران بنی اسرائیل و حضرت ابراہیم سے بحوالہ توراۃ و انجیل و کتب قدیم ثابت کیا ہے موجودہ انجیل کی تحریف کی ایسی دلیلیں پیش کی ہیں کہ جسکے دیکھنے والے کے سامنے موجودہ انجیل کی سچائی ممکن نہیں کہ کوئی ثابت کرے ... قیمت عہ؍

استیصال مصنفہ مولوی سید ابو المنصور صاحب دہلوی امام فن مناظرہ۔ اس میں عیسائیوں کے ۵۹ سوالات کا جواب ہے اسکے جواب پر پادریوں کے لیے دو سو روپیہ کے انعام کا اعلان کیا گیا مگر اُن سے کوئی بھی جواب نہ بن پڑا ۸؍

تحریف انجیل اسکے دیکھنے کے بعد انجیل کے تحریف شدہ ہونے میں کوئی بھی شک نہیں رہتا۔ قیمت ... ۸؍

تبیان اسمیں عیسائیوں کے بارہ سوالوں کے نہایت مدلل و باتحقیق جواب دیے گئے ہیں قیمت ... ۱۲؍

تنقیح البیان۔ مصنفہ مولوی سید ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ دہلوی در جواب تفسیر سر سید احمد خاں صاحب بہادر علیگڈہ کالج۔ اسمیں اُن جملہ غلط بیانیوں کے جو از قسم انکار معجزات و انکار وجود فرشتگان و دیگر ناچارہ وغیرہ وغیرہ ہیں از روئے بیبل و کتب تاریخ قدیم و جدید سے نقلی و عقلی طور پر صفحہ بصفحہ ایسے ایسے جواب دیے اور انکی غلط بیانیوں کو واضح کیا ہے کہ اس کے دیکھنے کے بعد سر سید احمد خاں صاحب کی تمام غلط بیانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں اس لاجواب کتاب کے دو حصے ہیں تقطیع ۲۰-۲۶ حصہ اول صفحہ ۲۲۲ قیمت عہ حصہ دوم صفحہ ۲۲۲ قیمت عہ

قرابادین اعظم اردو مصنفہ رئیس حکمار حکیم محمد اعظم خان صاحب شاہی حکیم الملقب بناظم جہاں ہندوستانی یونانی دواخانوں میں جسقدر دوا بنتی ہے اُن سب کے بنانے کی ترکیبیں اسی کتاب سے معلوم کرتے ہیں ہر مرض کی دوا مع خاصیت و دوا بنانے کی ترکیب کے درج ہے تقطیع کلاں صفحہ ۴۰۰ قیمت ۶؍

آسمانی فیصلہ۔ اولیاء کرام کے مزارات وغیرہ سے مدد طلب کرنے و نہ کرنیکی بابت آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ مجتہدین و اقوال فقہا و اولیا سے تحقیق کی ہے تقطیع ۲۰-۲۶ صفحات ۵۶ قیمت ۲؍

ارشاد الطالبین مجموعہ کتاب انوار الاولیا حضرت گنجشکر و ترجمہ افضل الفوائد حضرت نظام الدین اولیا و ترجمہ مفتاح العاشقین حضرت چراغ دہلی جن میں ان ہر سہ بزرگان کے فرمودہ فوائد و دلچسپ روایات و حکایات وغیرہ ہیں عہ

حصہ تصوف ترجمہ لواقح الانوار شعرانی در حال و قال و حکایات متقدمین اہل اللہ صفحہ ۲۰۰ قیمت عہ

حیات اعظم۔ سوانح عمری حضرت امام اعظم معہ جوابات مخالفین قیمت عہ

مطلوب الطالبین سوانح عمری مولانا روم قیمت ۸؍

مخزن حقیقت سوانح عمری و ملفوظات حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید مجددی معہ طریق توجہ و سلب امراض دل کا حال معلوم کرنا و اعمال

وتعویذات ومعمولات ومکتوبات وغیرہ
کاغذ عمدہ صفحہ ۲۲۶ ۔ عہ/

الکلام المبین اردو اسمیں عیسائیوں
کے سولہ سوالات کا مدلل جواب ہے جو
آنحضرت صلعم پر حضرت عیسیٰ کی
فضیلت ثابت کرنے کی کوشش
میں کیے گئے تھے اس کے علاوہ
اور بھی بہت سے مسائل اور عقائد
کی تشریح ہے قابل دید ہے تقطیع
۲۰-۲۶ صفحہ ۲۷ قیمت ۔ ۵/

تذکرۃ المخدرات ۔ آنحضرت صلعم کی والدہ
محترمہ و ازواج مطہرات و دیگر نیک
خواتین اسلامیہ کے حالات علم و فضل و
آداب و حقوق والدین و زوجین وغیرہ ۱۲/

نصائح العارفین ترجمہ معراج المومنین
اسلامی ارکان کے حکیمانہ فوائد تحقیق
اسم اعظم ملائکہ ۔ روح ۔ عقل ۔ نفس ۔ محبت
عشق معجزہ ۔ کرامت ۔ استدراج ۔ سحر ۔
طلسمات دابۃ الارض وغیرہ قیمت عہ/

سیر العارفین صفحہ ۴۸۰ کاغذ حنائی ۴/
ایضا کاغذ سفید مع نقشہ جات مزارات
و مقامات متبرکہ ۔ قیمت ۱۰/

جواہر خمسہ مصنفہ غوث گوالیاری معہ احسن
الاعمال و فوائد حسینہ تکملہ ہر قسم کے
اعمال و اوراد و نقوش مجربہ و طریق
دعوت و زکوۃ و دعا سیفی و حزب البحر
و معلومات کواکب متعلق اعمال و قواعد
سلب امراض بطریق مسمریزم وغیرہ

مترجم حصہ اول ۵/
قیمت حصہ دوم ۸/

مجمع الصنائع جدید انگریزی دیسی
کاریگریوں آتشبازی وغیرہ کی پانچسو
تراکیب و نسخہ جات قیمت ۸/

مجموعہ مجربات معہ تسہیل المعالجات
معروف بہ کشف زار ہر سہ طب کے
مجرب نسخے حکیم زکریا رازی کی زود اثر
دوائیں ۔ معرفت حیات و ممات ۔
تسخیر نسواں وغیرہ آسان و تجربہ کے
علاج اہل دیہات و مخصوص امراض
مردان و زناں مجربہ حکیم وزیر علی
مرحوم شاگرد حکیم وارث علیخاں صفحہ
۲۷۲ ۔ قیمت عہ/

اقسام الطعام شاہجہانی ہر قسم کے
کھانوں حلوؤں اچار مربوں وغیرہ
کی ترکیب و خواص و فوائد اشیاء
خوردنی مفید مردان و زناں معہ
مرکبات عطاری وغیرہ قیمت ۱۲/

تدبیر احسن ۔ مخصوص امراض عورتوں
بچوں کے علاج کی مشہور کتاب جس کا
گھر میں ہونا وقت پر بہت کام دیتا ہے ۲/

مجموعہ رسائل نافع المسلمین خورد ۱۱۶ صفحہ ۴/
کارآمد عملیات و نسخجات مفید الخلائق
معہ تعویذ نامہ حضرت شاہ نور قطب
عالم پنڈوی ۔ وفا نامہ قرآنی و طلسمات
سحر الہنود و سحر سامری وغیرہ دو حصہ ۲/
فسانہ نادر معروف **طلسم فطرت**

سکندر بخت والی گلشن آباد و خورشید
پوری وغیرہ کا عجیب و غریب قصہ معہ
لکچر خدا پرستی و مضحکہ خیز مکالمہ جو لول
ظریف ہنسی کے مارے بے قابو
کر دیتا ہے ۔ قیمت عہ/

دیوان زکی خاص شاگرد غالب جسپر
غالب کا سارٹیفکٹ بھی درج ہے عہ/

داستان **طلسم ہوش افزا** ۔ ملکہ دانش
و شاہزادہ نور الزماں و آشوب عیار کا
نہایت لطف انگیز قصہ با تصویر ۱۲/

عطر ظرافت ۔ چار حصہ یعنی مزاح الابرار
نزہتہ الملوک ۔ لطائف الشعراء نشاط
المجالس رسول خدا کی خوش طبعی ۔ بارہ
اماموں کے کلمات طیبات فصحاء
عرب و عجم و مشہور بادشاہوں امیروں
شاعروں کے لطائف وغیرہ صفحہ
۳۲۰ قیمت کاغذ ریمی عہ/
ایضا کاغذ ولایتی قیمت ۸/

مجموعہ دلپسند معہ گلستان مسرت
مختلف قصص و نقلیات و تاریخ بیت المقدس
و مشہد امام رضا وغیرہ قیمت ۸/

مجمع الواصلین تاریخ وفات بزرگان
کی مشہور کتاب فارسی قیمت ۶/

مثنوی جوش رحمت حضرت موسیٰ اور ایک
چرواہے کی داستان مثنوی روم کا ترجمہ ۴/

سوانح عمری نوشیروان عادل ۴/

نفائس التواریخ حکماء عرب یونان ہند وغیرہ

(جملہ کتب کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا)